فیضِ شاہجمالی

تصنیفِ لطیف

پیر محمد اکرم شاہ جمالی مدظلہ العالی

شاہ جمالی ٹرسٹ تعلیم الاسلام ڈیرہ غازیخان

Marfat.com

Marfat.com

فیضِ شاہ جمالی

تصنیفِ لطیف

پیر محمد اکرم شاہ جمالی

مدظلہ العالی

سرپرستِ اعلیٰ

شاہ جمالی ٹرسٹ تعلیم الاسلام

مانہ احمدانی شریف ڈیرہ غازیخان

Marfat.com

110920

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ــــــــ فیض شاہ جمالی

مصنف ــــــــ پیر محمد اکرم شاہ جمالی

اشاعت اول ــــــــ مارچ 2003ء

تعداد ــــــــ گیارہ سو

زیر اہتمام ــــــــ ایم احسان الحق صدیقی

ناشر ــــــــ مکتبہ جمال کرم لاہور

قیمت ــــــــ

ملنے کا پتہ

مکتبہ جمال کرم

۹۔ مرکز الاویس (ستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: ۷۳۲۴۹۴۸

Marfat.com

شہنشاہ ولایت صاحب جود و کرامت حضور خواجہ فیض محمد صاحب شاہ جمالی رحمت اللہ علیہ،
ڈیرہ غازی خان

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

حضور حضرت شاہ جمالی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ جو عالم دین ہونے کے علاوہ فقر و عرفان کے ناز، کرم و فیضان کے فخر، اتقاء و صالحیت کے پیکر، فنافی انوار الرسول المقبول کی مسند پر جلوہ آراء، نیابتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق ...... جن کے علم و عرفان کے اذکار عرب و عجم میں ...... جن کے کرامات و اقرار و لایت کے تذکار ہر زبان پہ ہیں ...... جن کے علوم ظاہری و باطنی سے ہزار ہا فیض پانے والے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچ کر دنیا کو علومِ شریعت و طریقت محمد یہ علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ سے فیض یاب فرما رہے ہیں۔ تاہم ان کے حالاتِ زندگی اور تعارف کا مجموعہ یک جا نہ ہونا عوام و خواص خصوصاً معتقدین و مریدین کے دل میں ایک تڑپ اور حسرت بنا ہوا تھا کہ کبھی تمناؤں کی کلیاں پھول ہو جائیں۔

راقم کے دل میں اس کارِ عظیم کو سرانجام دینے کا ارادہ ہوا اور معتمد علیہ حضرات سے کچھ واقعات اور حالات معلوم پائے۔ جن کو علی طریق المحدثین باسند پیش کرنے کی کوشش کی اور ساتھ شاہدین کا ذکر بھی موزوں سمجھا، تاکہ راقم بری الذمہ رہے "حکایت بمطابق روایت بذمہ راوی"۔

چونکہ فقیر نے اس مجموعہ کی نسبت اپنے والد ماجد فیضِ عالمؒ کی طرف کی ہے۔ اس لیے ان سے روحانی توجہ کی اُمید ہے اور ناظرین سے تمنائے دُعا ہے۔

(مگر صاحب دلے روزے برحمت۔ کند در کارِ درویشان دُعائے)

فقیر

محمد اکرم شاہ جمالی

Marfat.com

شاہ جمالی

رحمت خدا کی تجھ پہ اے خاکِ شاہجمال
ترے نام سے ہیں معروف کئی صاحبِ کمال

آفتابِ ولایت، مہتابِ کرامت، فیضیابِ علوم نبوت، جامع علومِ ظاہری و نہانی، کشافِ رموزِ سبحانی ...... حضرت مولانا فیض محمد صاحب شاہجمالی ابن عمدۃ العارفین، فخر الصالحین حضرت مولانا نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے والدِ مکرم جو خیر پور میرس میں مقیم تھے۔ ہوش سنبھلنے پر سکھر میں آکر حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سکھری، جو خالص سنی اور صوفی مشرب تھے۔ ان کے دستِ حق پرست کے واسطہ سے فیض یاب ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہاں حاصل کر لینے کے بعد مولانا عبدالغفور صاحب ہمایونی کے پاس بھی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر حضرت مولانا جندوڈہ سیت پوری سے تکمیل کتب اور سند فراغت حاصل کی۔ روحانی تعلق خاندان عبیدیہ ملتان شریف سے فرمایا، جو خالص سنی، صوفی، چشتی مشرب تھے۔ صاحب فیوضات اور تصنیفاتِ کثیرہ تھے۔ حضرت خواجہ عبیداللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ مزار کی تصانیف سے ایک کتاب ''ردّ الضالین'' جو تردید وہابیہ نجدیہ کے موضوع پر ہے۔ پھر خواجہ فیض محمد شاہجمالی کے شیخ طریقت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے جانشین ہیں۔ پھر ان کے صاحبزادے خواجہ عبدالعلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات میں سے بھی ایک رسالہ در بیان رکاکت وخساست فرقہ وہابیہ نجدیہ اور ایک رسالہ حلت سماع پر بھی ہے۔ حضرت شاہ جمالی قصبہ شاہ جمال جو شہر جام پور کے قریب دریائے سندھ کے غربی جانب واقع تھا، اس میں رہائش پذیر رہے۔ حضرت شاہ جمالی موصوف کا تولد بھی یہاں ہوا تھا۔ اسی لئے شاہ جمالی کے نام سے معروف ہوئے۔ آپ کے والد حضرت

Marfat.com

مولانا نورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی اسی قصبہ شاہ جمال میں تھا۔ جواب سپردِ دریا ہو چکا ہے۔ یہ شاہ جمال علم وعرفان کا ایک گہوارہ تھا۔ باوجود مختصر قصبہ کے کم و بیش ڈیڑھ صد مسافر طلبہ زیرِ تدریس رہا کرتے تھے۔ جہاں صبح وشام اسباق علوم دینیہ کا تکرار رہتا۔ فاقہ کشی اور ریاضت کے باوجود بھی ان کی ہمت اور اشتیاق استحصالِ علم میں فرق نہ آتا۔ گویا وہاں علم وعرفان کی شمع تھی، جہاں پروانے جمع رہتے تھے۔ صعوبت کی برداشت شیریں تھی اور وہاں سے افتراق وجدائی ناقابل برداشت تھی۔ وہ شاگردان اور طالبان علوم اپنے مشفق ومحسن استاد کی مکمل خدمت گزاری، تواضع و انکساری پر پابندی کو فخر سمجھتے تھے۔ یہ ایک شاہ جمال تھا کہ جہاں طلباء کی تواضع و انکساری اور آداب گذاری کا قصہ شہرہ آفاق تھا، بلکہ ایک ضرب المثل تھی کہ اگر کوئی طالبعلم اپنے آداب واخلاص میں بے نظیر پایا جاتا تو کہا جاتا کہ گویا یہ حضرت شاہ جمالی کا شاگرد ہے۔

ولادت

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت موصوف اسی مبارک خطہ، شاہ جمال میں سولہ ذیعقدہ شب پنج شنبہ آدھی رات کے بعد مقدس اوان میں ۱۲۹۰ھ میں تولد پذیر ہوئے۔ حضرت کے شاگرد اور خلیفہ مولوی محمد ظریف صاحب نے اپنے ذوق کا اظہار سن ولادت تاریخی الفاظ سے یوں بیان کیا۔ فرزند اسعد نورالنور لمع فیض کرم مشہور ۱۲۹۰ھ اور دوسرا پروانہ عالم یگانہ مرید صادق مولوی منظور احمد صاحب فیضی یوں بول اٹھا!

گفت فیضی بر ولادت ذات آں
شمس فیض ۱۲۹۰ھ است آشکارا در جہاں

Marfat.com

حلیہ

ماہ جبین نائب رسول اللہ
وہ تھے مصداق اِذا رُؤُا ذُکِر اللہ

قد متوسط، رنگ گورا، چہرہ پر چمک، دیکھنے والا بے تاب ہو کر ادب واحترام کے ساتھ پیش آتا یا خود زنجیر الفت کا قیدی بن جاتا۔ تا حدیکہ جب کبھی حسن اتفاق سے آپ کا گزر کسی بازار میں ہوتا تو ہندو غیر مسلم بھی آپ کو دیکھ کر بہر ادب و تعظیم دست بستہ کھڑے ہو جاتے، طبع پاکیزہ، حسنِ اخلاق کے پیکر، خوش اسلوبی و رحمدلی کے مجسمہ مظہر شان نبوت تھے۔ چونکہ آپ فنافی الرسول ﷺ کے مقام پر فائز تھے۔ اس لیے وہ اخلاق و ادائے پیغمبر علیہ الصلوۃ والتسلیم کے آئینہ دار تھے۔

بچپن

بچپن ہی سے چمکا ماتھے جن کے نورِ کمال
خرد بولی بزرگی بعقل است نہ بہ سال

آپ کی عمر مقدس دو سال ہی ہوئی تھی کہ سایہ مادری سر سے اُٹھ گیا۔ تربیت وغیرہ زیرِ سایہ عطوفت اپنے والد کریم کے رہے۔ آپ بچپن ہی سے زہد و تقویٰ کے خواہاں تھے۔ طبعی و فطرتی طور پر تضیع اوقات اور ناشائستہ اور مذموم عادات سے متنفر تھے۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا نور الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے اس نیر برج سعادت کی پاکیزہ طبع پر نازاں تھے اور فخر محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت شاہ جمالی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بچپن میں رات کو ایک بار حضرت والد صاحب نے بوقت سحر مجھے پیاری نیند سے جگایا۔ دلیہ کا شیرینہ بنایا ہوا تھا، فرمایا! بیٹے اٹھو اور یہ شیرینہ کھاؤ۔ جب اٹھا، فرمایا! بیٹے وضو کر لو۔ پھر ساتھ مل کر کھائیں گے۔ میں نے وضو کیا، پھر شیرینہ کھا کر سو گیا۔ پھر اسی طرح دوسری رات جگایا۔ مگر وضو کرانے کے

Marfat.com

بعد فرمایا! بیٹے اب دو رکعت نفل بھی ادا کرلو اور پھر شیرینہ کھاؤ۔ پھر تیسری رات بارہ رکعت نماز پڑھوا کر شیرینہ کھلایا۔ اب اس کے بعد تہجد کی ایسی عادت ہوگئی کہ تاحین حیات ظاہری باوجود غش اور تکالیف کے تہجد قضا نہ ہوئی۔ یہ طبعی معیار تھا کہ غش میں آنے والا بیمار، تیماردار تندرست کو خود بوقت تہجد جگا کر کہہ رہا ہے کہ مجھے اٹھاؤ کیونکہ تہجد کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ کے برادر خورد حضرت مولانا عطا محمد صاحب شاہ جمالی رحمتہ اللہ علیہ اس وقت آپ کی خدمت میں تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم انہیں اٹھا کر بٹھاتے، جبکہ وہ خود رکوع و سجود نہیں کر سکتے تھے۔ ہم قیاس کر لیتے کہ اب آپ قرأة سے فارغ ہو گئے ہونگے تو ہم انہیں رکوع کی طرف لے جاتے، پھر اسی طرح قیاس کر لیتے۔ اب تسبیح رکوع سے فارغ ہو گئے ہوں گے تو سجدہ کی جانب لے جاتے۔ کئی مرتبہ کہا گیا کہ حضرت اس حالت میں اتنی تکالیف سے نفل تہجد کی کیا ضرورت ہے تو فرماتے کہ شریعت کی جانب سے فرض نہیں، مگر محبت مجبور کرتی ہے۔

تعلیم

علم سے ان کے ہوئے شرق و غرب تاباں
فقہ و تفسیر ہے خود جن کی ذات پہ نازاں

قرآن پاک اور ابتدائی کتب کی تعلیم اپنے والد غریب نواز کی خدمت میں حاصل کی۔ پھر اکثر کتبِ متداولہ کی تعلیم عارف اکمل، فاضل اجل حضرت مولانا نصیر بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ جو محبوب الٰہی حضرت مولانا خواجہ خدا بخش صاحب کوٹ مٹھن والے کے مرید اور امام العارفین حضرت خواجہ نازک کریم رحمتہ اللہ علیہ کے استاد تھے جو اپنے زمانہ کے عالم، محقق اور ولی، کامل تھے۔ یہ مولانا نصیر بخش صاحب بھی اسی قصبہ شاہ جمال میں رہائش پذیر تھے۔ جب مولانا نصیر بخش صاحب انتقال فرما گئے تو حضرت شاہ جمالی نے معقول کی تکمیل کے لیے مولوی خلیل احمد صاحب نزد روہیلانوالی ضلع مظفر گڑھ کے ہاں آئے۔ معقول کی تکمیل کے بعد حضرت

Marfat.com

حافظ صاحب سیلانوالی ضلع میانوالی سے تحصیل علم حدیث کیا پھر حضرت خواجہ مولانا عبدالرحمن ملتانی ثم عربی سے ظاہری و باطنی فیض پایا۔ ۱۳۰۸ھ میں بعمر ۱۸ سال تمام علوم عقلیہ نقلیہ صرف، نحو، فقہ، اصول فقہ، حدیث، تفسیر، تصوف، ادب، منطق، فلسفہ، ریاضی، حکمت، معانی، بیان، بدیع وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے مسند تدریس پر جلوہ گر ہو گئے اور پھر تادم زیست ہمیشہ سفر وحضر میں علم وعرفان سے سیراب کرتے رہے۔ فارسی وعربی تحریر میں خوشخطی کے اعتبار سے بے نظیر تھے۔ آپ نے اوقاتِ تعلیم میں بے شمار ریاضتیں فرمائیں۔ فاقہ وفقر وسفر جیسی جگر پاش تکالیف مردانہ وار برداشت فرماتے رہے۔ تاہم طلب علم کی راہوں میں ہر آنے والی مشکل کو بہ آسانی عبور فرما کر تکمیل علم کو حدِ کمال تک پہنچایا۔

تدریس

فیض کے فیض سے دنیا ہوئی فیض یاب
جو بھی ان کے دامن سے لپٹا ہوا کامیاب

اٹھارہ سال کی ہی عمر مبارک میں تمام علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت کے بعد بغیر معاوضہ یا تنخواہ وغیرہ کے فقط خالصاً للہ مسندِ تدریس پر جلوہ افروز ہوئے۔ قصبہ شاہ جمال میں کثرت طلباء کی بناء پر شغل تدریس اتنا گرم رہا کہ آخر حصہ رات سے پڑھانا شروع فرماتے اور مکمل دن سلسلہء تدریس جاری رہتا۔ حتیٰ کہ بعض اوقات کچھ باقیماندہ اسباق نمازِ عشاء کے بعد پڑھائے جاتے اور یوں پڑھاتے پڑھاتے تمام کتب حفظ ہو گئیں تھیں۔ پھر تو یہ حال تھا گاہے بگاہے سفر میں آپ گھوڑی پر سوار۔ طالب العلم آگے کتاب کھول کر پڑھتا جاتا اور آپ یاد ہی پڑھاتے جاتے اور کبھی سو جاتے، منہ پر کپڑا، کچھ نیند، کچھ جاگ، شرح جامی، عبدالغفور وغیرہ جیسی کتابیں یاد پڑھائی جاتیں۔ حضرت مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر خورد ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شرح جامی آپ کی خدمت میں پڑھتا تھا

Marfat.com

تو ایک مولانا صاحب جن کا نام مولوی محمد تھا، جس نے مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی سے شرح جامی اور عبدالغفور کو چھ سات مرتبہ بار بار استبصار تحقیق کی خاطر سبقاً پڑھی ہوئی تھی۔ ابھی اس کی پیاس نہ بجھی۔ علم نحو میں کافی قابلیت کا مالک تھا۔ تاہم بحکم حدیث شریف المنھومان لا یشبعان یعنی حریص العلم اور حریص الدنیا کبھی سیر نہیں ہوتے۔ مولوی محمد صاحب مزید حصول علم کی تمنا سے حضرت شاہ جمالی کی خدمت حاضر ہوا اور ساتھ شرح جامی پڑھنے والا شاگرد بھی ان کے ساتھ تھا جس کو خود شرح جامی پڑھاتا تھا۔ بستی سندیلہ زیارت کی خاطر پہنچا جبکہ حضرت صاحب منہ پر کپڑا ڈالے سو رہے تھے اور شرح جامی کا درس جاری تھا، خاموش سننے کے لیے بیٹھ گیا اور درمیان ایک سوال بھی کیا۔ حضرت صاحب نے اس نیم خواب حالت میں سوال کا جواب فرمایا۔ پھر اس نے دوسرا سوال کیا، آپ نے جواب فرمایا، پھر سوال کیا پھر جواب فرمایا، پھر سوال کیا تو حضرت صاحب نے منہ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا یار کون ہے جس نے مجھے نیند سے بیدار کیا، تو اس نے زیارت کی۔ اور عرصہ طویل وہاں شرف شاگردی سے مشرف ہوتا رہا اور مولوی نور احمد صاحب سندھی کا ہم سبق رہا۔ بروایتے مکمل شرح جامی پھر حضرت شاہ جمالی کی خدمت پڑھی۔

مولانا عبدالغفور صاحب اور مولوی گامن صاحب جو آپ کے رفیق سفر ہوتے تھے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مولوی احمد بخش صاحب ڈیروی جو کہ مسجد اخوند ڈیرہ غازی خان میں پڑھاتے تھے، مطول یا میر زاہد کتاب پڑھا رہے تھے مگر ایک مقام سمجھ نہیں آرہا تھا جس بناء پر طلباء کا سبق تعطل میں تھا جب حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہنچے تو مولانا موصوف نے طلباء سے کہا کہ حضرت شاہ جمالی صاحب آئے ہوئے ہیں۔ بہت قابل عالم ہیں جاؤ یہ سبق ان سے پوچھو۔ کیا بتاتے ہیں، طلباء کتاب بغل میں لیے حاضر ہوگئے جبکہ حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ چائے پی رہے

Marfat.com

تھے۔ طلبا، خاموش بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا، مولانا کیونکر آئے ہو۔ عرض کی کتاب کا سبق سمجھنا ہے، آپ نے فرمایا کون سی کتاب ہے؟ کہا! مطول یا میر زاہد ہے (یہ شک راوی کی جانب سے ہے) عرض کی حضرت، آپ چائے سے فارغ ہولیں پھر کتاب دیکھیں، مشکل مقام ہے، پھر پڑھیں گے۔ آپ نے فرمایا تم پڑھو میں سن رہا ہوں۔ ایک مولوی صاحب نے عبارت شروع کردی، آپ نے سن کر فرمایا عبارت اس طرح نہیں دوبارہ پڑھو، اس نے جب دوبارہ پڑھا تو آپ نے فرمایا مولانا عبارت غلط پڑھ رہے ہو پھر پڑھو، تیسری مرتبہ پہلے کی طرح پڑھی۔ آپ نے فرمایا کتاب مجھے دو۔ طالب علم نے کتاب پیش کی۔ آپ نے کتاب دیکھتے ہی فرمایا درمیان کتاب کے دو ورق موجود ہی نہیں، تمہیں سبق کیسے سمجھ آتا تو پھر آپ نے غیر موجود دو ورق زبانی لکھوا دیئے ساتھ ہی آپ نے عبارت اور سبق بمعہ چند علمی اعتراضات وغیرہ کے مکمل سمجھا دیے اور تمام عبارت یادھی لکھوادی۔ سید دُر محمد شہ صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند، جو کہ نہایت قابل مدرسین میں سے ہیں اور مولانا محمد موسیٰ صاحب لنڈوی کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے اپنے استاد مولانا محمد موسے صاحب لنڈوی سے یہ گواہی پیش کی کہ مولانا محمد موسے صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ حضرت شہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہروقت طلباء اور علماء کا جھمگٹا رہتا اور وقت کی کمی کے سبب دعوت کے موقع پر سواری کی حالت میں طالب العلم متن متین اور عبدالغفور بمع حاشیہ عبدالحکیم اور مطول جیسی کتابوں کو چلتے چلتے عبارت کا متن پڑھتا اور حضرت صاحب تقریر فرماتے جاتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نحو اور معانی کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے۔ سیبویہ اور خلیل وغیرہ آئمہ نحو کے خیالات بیان فرمانے کے بعد اپنی رائے بطور محاکمہ پیش فرماتے تو وجد کی صورت پیدا ہو جاتی۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہ بات ذہنی نہیں، کسبی نہیں۔ آپ ایک فعال عالم تھے نہ کہ قوال۔

Marfat.com

آپ کے معروف شاگردان
(متبحر علمائے دین)

آپ کے شاگردان بے شمار ہیں جن کی فہرست ناممکن ہے۔ البتہ چند حضرات جو کہ معروف ترین ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر ناگزیر ہے' فلہذا تسطیر قلم ہے۔

☆ حضرت مولانا گل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ خورد ہیں اور خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ صاحب علم و عمل اور صاحب ذوق وصاحب وجد بھی تھے۔ تمام زندگی علمِ دین پڑھاتے بسر فرمائی۔ نظم فارسی اور علم صرف ونحو کے پڑھانے میں شہرت یافتہ تھے۔ ذیعقدہ ۱۳۸۷ میں وفات پائی ان کا مزار بستی بڈھن شریف مرجع خلائق ہے۔

☆ مولانا عطا محمد صاحب جو حضرت شاہ جمالیؒ کے برادرِ خورد ہیں۔ خود متبحر عالم دین تھے۔ زندگی کا تمام حصہ علم دین پڑھاتے گذرا۔ فارغ التحصیل دیوبند ہونے کے باوجود حضرت شاہ جمالی کے حیاتِ ظاہری میں بھی ان کا طبعی رجحان اہلِ تصوف کی جانب کافی حد تک تھا۔ مثلاً قوالی دربار تونسہ شریف میں حضرت خواجہ نظام الدین تونسویؒ کی معیت میں محفل سماع میں شرکت فرماتے محفل میلاد خود پڑھتے اور سلام وقیام تعظیمی بھی فرماتے۔ حضرت نبی علیہ السلام کا نام جب اذان میں سنتے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے۔ تاحدیکہ جب شہر مانہ احمدانی جامع مسجد شریف میں حضرت شاہجمالی کا مناظرہ ایک عالم وہابی مولوی فاروق سے قوالی کی حلت وحرمت کے موضوع پر ہوا۔ مولوی فاروق کا دعویٰ تھا کہ قوالی حرام ہے۔ مولانا عطا محمد صاحب اس مناظرہ میں اپنے استاد اور برادرِ مکرم حضرت شاہ جمالی کے ساتھ حلت کے اثبات پر بحیثیت معاون شریک تھے۔ جبکہ فریق مخالف مولوی فاروق احمد سے ان کے دعویٰ (قوالی حرام ہے) پر یہ سوال کیا گیا کہ قوالی حرام مطلق ہے یا مطلق حرام ہے۔

Marfat.com

بس ان کلمات پر ہی مبہوت ہو گیا۔ حتیٰ کہ لاجواب اور بے بس ہو کر راستہ فرار اختیار کیا۔ عوام نے جب جواب دینے پر شدت سے مطالبہ کیا تو مسجد شریف کی بیرونی دیوار سے پا برہنہ چھلانگ لگا کر نکل گیا۔ حضرت شاہ جمالی کے وصال کے بعد بھی کافی عرصہ تک سال بہ سال اپنے استاد مکرم کا عرس مناتے اور ان کے نام خیرات کرتے رہے۔ متنازعہ فیہ مسائل کا ذکر نہ فرماتے۔ یہ تفصیل اس لیے لکھی گئی تاکہ ان کے شاگردان اور معتقدین کے لیے مشعلِ راہ بن کر ہدایت کا سبب بن سکے۔ ان کا وصال ۲ شعبان ۱۳۷۹ھ میں ہوا۔

☆ حضرت مولانا قادر بخش صاحب رندوی جو حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کے سالے اور جلیل القدر عالم دین تھے۔ تمام زندگی تدریس دین میں بسر فرمائی۔ علم نحو میں ایک مسلم شخصیت تھے۔ تمام زندگی علم دین پڑھانے میں بسر کی۔ کافی تعداد میں ان کے شاگرد علماء ہیں۔ ۲۳ شوال ۱۳۷۳ھ بروز جمعہ وصال پایا۔ ان کا مزار بھی سندیلہ شریف اپنے استاد کریم کے قدموں کی جانب ہے۔

☆ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ریاستی جو ایک معروف ترین شخصیت ہیں۔ استاذ العلماء سے ملقب ہیں اور حضرت شاہ جمالیؒ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ حضرت شاہجمالیؒ نے اپنے مخلص شاگرد سے فرمایا عبدالکریم جو طالب علم تیرے سے سبق پڑھے گا اس کے علم میں برکت ہوگی۔ اپنے استاد اور شیخ کی دُعا کی شان ہے جو آپ سے سبق حاصل کرتا ہے۔ اس کے علم میں برکت ہوتی ہے۔

☆ پیر طریقت رہبر شریعت پیر محمد عبداللہ صاحب نقشبندی المعروف پیر بارو جو کہ ولی کامل خواجہ غلام حسن صاحب سواگان والے کے خلیفہ ہیں اور اب ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان کے دست حق پرست پر بیعت ہیں۔ بلکہ ان کے حلقہ بگوشوں میں مجاز بیعت بھی ہیں۔ براویت مولوی منظور احمد صاحب فیضی کہ حضرت پیر بارو نے میرے سامنے فخراً اپنے کان کو پکڑ کر فرمایا کہ میرے استا

Marfat.com

حضرت شاہ جمالی نے مجھے ایسے گوشمالی کی تھی۔

☆ حضرت مولانا فضل حق صاحب ڈیروی ان کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ تمام زندگی علوم عقلی و نقلی پڑھانے میں بسر فرمائی، سینکڑوں لوگ فیضیاب ہوئے۔ مستند علماء سے شمار کیے جاتے ہیں۔ خصوصاً علم نحو و فقہ میں مشہور تھے۔ ان کی تربت شہر ڈیرہ غازی خان میں مزارِ خلق ہے۔

☆ پیر طریقت رہبر شریعت سید محمد محسن شہ صاحب کانڈھ شریف حال مقیم ترنڈہ محمد پناہ۔ جن کے حق پرست پر ہزاروں صاحب عقیدت سلسلہ بیعت میں مشرف ہیں۔

☆ استاذ العلماء حضرت مولانا غلام جہانیاں صاحب علیہ الرحمۃ مفتی ڈیرہ غازی خان جو تبحر علماء اہلسنت سے شمار کیے جاتے ہیں۔ کافی لوگ ان کے زمرہ شاگردوں میں ہیں۔ صاحب خلافت بھی ہیں۔ ان کا مزار ڈیرہ غازی خان میں مرجع خلائق ہے۔

☆ مولانا محمد ظریف صاحب عالم دین ہونے کے علاوہ خلیفہ مجاز بھی ہیں۔

☆ حضرت مولانا سید میر صاحب، صاحب تصنیفات کثیرہ مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف سکنہ تحصیل خوشاب گاؤں چیڑہ ضلع سرگودھا خلیفہ مجاز حضور آفتاب ولایت مخزنِ کرامت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی آپ کی بعض تصانیف جو قابلِ ذکر ہیں۔ ۱) بیعت مشائخ۔ ۲) اہلاک الوہابین۔ ۳) کشف قناع عن وجہ السماء۔ ۴) رسالہ نور۔ ۵) راہ حق نما۔ ۶) مسئلہ وحدۃ الوجود والشہود۔ ۷) سماع موتی۔ ۸) آداب زیارت قبور۔ ۹) ارشاد الحق۔ ۱۰) رسالہ حاضر ناظر۔ ۱۱) کلمۃ الحق۔ ۱۲) کشف الحجاب عن مسئلہ ایصال ثواب۔

☆ مولانا غلام معین الدین صاحب اجمیری جو استاد مکرم خواجہ محمد قمر الدین صاحب

Marfat.com

رحمۃ اللہ سیالوی کے ہیں۔ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے گورستان میں دیوار کے قریب مدفون ہیں۔

☆ شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف صاحب جو عرصہ دراز تک مسجد نبوی شریف میں درس حدیث شریف پڑھاتے رہے۔ اور مدینہ منورہ میں کسی دینی مدرسہ میں بحیثیت شیخ الحدیث بھی رہ چکے ہیں۔

☆ مولوی محمد موسیٰ صاحب سکنہ شادن لنڈ۔ استاذ العلماء سے ملقب ہیں۔

☆ مولانا پیر شہ بخش صاحب سجادہ نشین دربار مولانا حسین بخش صاحب، حسین آگاہی شہر ملتان شریف۔

☆ سید عبدالرحمن شاہ صاحب چودوان والے جید علماء سے شمار کیا جاتے ہیں۔

☆ مولانا خدا بخش صاحب نوشہروی۔

☆ مولانا شیر محمد صاحب محمد پوری۔

☆ مولوی عبدالرشید صاحب نسیم جنہوں نے حضرت شاہ جمالی سے فرطِ محبت پر اعتقادی اشعار لکھے ہیں۔ جن کا ذکر بابِ کرامات میں ہے۔

☆ مولانا سید غلام حسن شاہ صاحب دوران تعلیم اپنے حضرت کی خدمت پر فخر کرتے تھے اور مرید بھی ہیں۔

☆ مولانا مفتی عبدالغفور صاحب' صاحبِ ذوق بھی ہیں اور مرید بھی ہیں۔

☆ مولانا احمد المعروف پیر صرفی جو کہ سندیلہ شریف میں مدفون ہیں۔ مصنف قانونچہ شاہجمالی ہیں۔ جو کہ علم صرف میں مایہ ناز کتاب ہے۔ حضرت شاہ جمالیؒ کی زیر نگرانی لکھی گئی۔

☆ مولانا کرم دین صاحبؒ پاک پتن شریف۔

☆ مولانا عبدالسبحان صاحب ولد حضرت سراج الفقہا مولانا سراج احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہم مکھن بیلوی۔

Marfat.com

☆ سید کرم دین شاہ صاحب کوٹ ادو۔

☆ مولانا محمد عبداللہ صاحب وہوا۔

☆ مولانا الٰہی بخش صاحب مہندے والا۔

☆ سید محمد کمال الدین شاہ صاحب گندی کھاکھی۔

☆ مولانا حافظ شاکر محمد صاحب' جلال پور پیروالہ۔

☆ مولانا غلام عیسیٰ صاحب نوروالا۔

☆ مولانا احمد بخش صاحب مظفر گڑھ۔

☆ مولانا غلام حسین صاحب شجاعبادی۔

☆ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مفتی اعظم کوئٹہ بلوچستان۔

☆ پیر طریقت سید عبدالہادی شاہ صاحب آستانہ عالیہ عالم پیر بخاری شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ۔

☆ پیر طریقت' رہبر شریعت' عالم باعمل سید عظمت علی شاہ صاحب سجادہ نشین بستی مسوشاہ صاحب' جنہوں نے تبرکاً شرف تلمذ حاصل کیا۔ ایک مرتبہ حضور شاہجمالی رحمۃ اللہ علیہ وا اپنے ہاں دعوت کر کے لے گئے۔ وہاں دُعا کراتے وقت ایک فارسی بیت پڑھا کہ

دال دلیل است بر غریبی ما
حیف در حیف بر نصیبی ما

اور عرض کیا کہ حضور ساری زندگی دال ہی کھانا نصیب ہوگی یا کبھی گوشت بھی ملے گا' تو حضرت نے فرمایا کہ شہ صاحب ایک وقت کا گوشت بارگاہ ایزدی میں آپ کے لیے منظور ہوگیا ہے۔ اگر آپ خود نہ کھائیں گے تو آپ کی مرضی ورنہ تادم زیست ایک وقت کا گوشت مہیا ہوتا رہے گا۔ پھر آپ نے دستِ مبارک اپنی جیب میں ڈالا اور کچھ رقم اپنے خلیفہ کو عطا فرمائی کہ بازار جاؤ اور گوشت خرید کر لاؤ۔ آج کا گوشت شاہ صاحب کے لنگر میں میری طرف سے

Marfat.com

ہوگا۔ شیخ کامل کی نگاہِ ولایت سے انقلاب آیا اور حضرت شاہ جمالی علیہ الرحمۃ کا فرمان صحیح ہوا۔ یہ واقعہ حضرت پیر عظمت علی شاہ صاحب کے صاحبزادے محمد صدیق شاہ صاحب اور سجاد حسین شاہ صاحب نے خود سنایا۔

☆ عاشق رسول مقبول ﷺ جادو بیان مولانا خورشید احمد صاحب جو مرید بھی ہیں اور خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ آپ کی تقریر دلپذیر میں عشق رسول اللہ کا درس ملتا ہے۔

☆ عالم دین متین مفتی وقت سید دین محمد شاہ صاحب ضلع مظفر گڑھ میں مشہور ترین ہستی ہیں۔

☆ جامع المعقول والمنقول نائب شیخ الجامعہ عباسیہ بہاولپور حضرت مولانا احمد علی صاحب جو حضرت شاہ جمالی کے محبّ صادق تھے۔

☆ سید محمد حسن شاہ صاحب صوبہ سندھ کے معروف علماء سے تھے۔

☆ مولانا منظور احمد صاحب فیضی، صاحبِ تصنیف ہونے کے علاوہ مناظر علماء سے شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت شاہ جمالیؒ کے مرید بھی ہیں۔ بروایت مولوی محمد ظریف صاحب حضرت شاہ جمالیؒ نے ان کو لعابِ دہن مبارک تبرکاً عنایت فرمایا تھا۔

☆ استاذ العلماء سند الفضلا مولانا غلام محمود صاحب پپلیان والے (میانوالی) جو کہ معروف ترین مستند علماء سے تھے۔ بحوالہ تذکرہ اکابرِ اہلسنّت مصنفہ مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری ص ۳۴۱۔

☆ مولانا نور احمد صاحب سندھی۔

☆ مولوی غلام رسول صاحب محدث جو مظفر گڑھ ایک مدرسہ میں بحیثیت صدر المدرسین رہ چکے ہیں۔ خوف طوالت کی بناء پر باقی ماندہ حضرات کے ذکر سے قلم قاصر ہے۔ اکثر و بیشتر حضرت شاہ جمالیؒ جہاں بھی تشریف لے جاتے تو علماء وفضلا تبرکاً سبق حاصل کرکے آپ کے شاگردوں میں سے شمار ہونے پر فخر محسوس کرتے۔

Marfat.com

ذکر بالواسطہ تلمیذان شاہ جمالیؒ

عصرِ ثانی وثالث اور دورِ حاضرہ میں چند ایسے مشاہیر علماء کا ذکر لازم ہے' جن کو بالواسطہ حضرت خواجہ فیض محمد شاہ جمالیؒ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

☆ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی جو کہ مولانا معین الدین اجمیری کے تلمیذ ہیں۔ ''بحوالہ نور'' نور چہرے مصنفہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری ص ۳۳۵۔ پھر مولانا معین الدین اجمیری شاگرد ہیں۔ خواجہ فیض محمد شاہ جمالی کے اس واسطہ سے خواجہ محمد قمرالدین خود فرماتے تھے کہ میں حضرت شاہ جمالی کا شاگرد ہوں۔ جلسہ اظہرالعلوم شجاعباد پر مولانا منظور احمد فیضی صاحب کے سامنے شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمۃ نے خود فرمایا تھا۔ مولانا میں آپ کے مرشد کا شاگرد ہوں۔

☆ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب فیصل آبادی جو کہ بحوالہ محدث اعظم پاکستان ص ۵۱ ج ا مولانا سید امیر صاحب مدرس' مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف کے شاگرد ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ مولانا سید امیر صاحب' حضرت شاہ جمالی کے شاگرد ہیں تو محدث اعظم بالواسطہ حضرت شاہ جمالی کے شاگرد ہیں۔ حضرت محدث اعظمؒ خود اپنے شاگردوں میں ذکر فرماتے تھے کہ میں حضرت شہ جمالیؒ کا شاگرد ہوں اس کا ذکر آپ نے مولوی محمد رمضان گلتر صاحب کے سامنے فرمایا جبکہ وہ دورہ ،حدیث شریف حضرت محدث اعظم کی خدمت پڑھتے تھے اور شامل دورہ تمام شاگردان بھی موجود تھے۔

☆ ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب بھیروی الازہری بواسطہ مولانا غلام محمود صاحب پپلیان والے (میانوالی) بحوالہ ماہنامہ ضیاء حرم' ضیاء امت نمبر اپریل' مئی ۹۹ء ص ۲۷ و بحوالہ تذکرہ اکابر اہلسنّت مصنفہ مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری ص ۱۴۱-۳ حضرت شاہ جمالیؒ کے شاگرد ہیں۔

Marfat.com

☆ مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی بواسطہ مولانا غلام محمود صاحب پپلیان والے بحوالہ تذکرہ اکابر اہلسنّت ۳۴۱ حضرت شاہ جمالی کے تلمیذ ہیں۔

☆ مولوی خدا بخش صاحب اظہر بواسطہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ریاستی حضرت شہ جمائی کے شاگرد اور مرید بھی ہیں۔

☆ مفتی غلام سرور صاحب لاہوری بواسطہ مولانا محمد ظریف صاحب وغیرہ حضرت شاہ جمالی کے شاگرد ہیں۔

☆ مولانا منظور احمد صاحب جنڈاں والے بواسطہ مولانا عطاء محمد صاحب بندیالوی بواسطہ مولانا غلام محمود صاحب پپلیان والے (میانوالی)۔

☆ حضرت خواجہ سید غلام معین الدین شاہ صاحب المعروف لالہ جی سجادہ نشین گولڑہ شریف بواسطہ مولانا غلام محمود صاحب پپلیاں والے۔

☆ سید امام شاہ صاحب مہر آباد شریف بواسطہ مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی۔

☆ مولانا فیض احمد صاحب اویسی بواسطہ مولانا خورشید احمد صاحب فیضی اور بواسطہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب فیصل آبادی۔

مشاہیر علماء جو بواسطہ محدثِ پاکستان مولانا سردار احمد صاحب حضرت شاہجمالی کے شاگرد ہوئے۔

☆ مولانا غلام رسول صاحب فیصل آبادی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ۔

☆ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی۔

☆ مولانا وقارالدین صاحب نائب شیخ الحدیث۔

☆ مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی لاہور۔

☆ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب مدیر ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' گوجرانوالہ۔

☆ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی۔

Marfat.com

☆ مولانا علامہ عبدالرشید جھنگوی 'استاد مکرم علامہ محمد طاہر القادری صاحب

☆ مولانا محمد اشرف صاحب چشتی شیخ الحدیث سیال شریف۔

☆ علامہ اللہ بخش صاحب وان بھچران۔

☆ مولانا سید جلال الدین صاحب بکھی شریف۔

☆ مولانا عنایت اللہ صاحب سانگلہ ہل۔

☆ مولانا سید زاہد علی شاہ صاحب۔ جامعہ نوریہ رضویہ فیصل آباد۔

☆ مولانا مفتی محمد حسین صاحب سکھر۔

☆ مولانا مفتی محمد امین صاحب۔ مہتمم جامعہ امینیہ فیصل آباد۔

☆ مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ ضیاء العلوم جامعہ رضویہ راولپنڈی۔

☆ مولانا حافظ احسان الحق صاحب۔ صدر مدرس جامعہ امینیہ فیصل آباد۔

☆ مولانا سید منصور شاہ صاحب مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

☆ مولانا محمد شریف رضوی صاحب شیخ الحدیث بکھر۔

سیرت

منزل فنا فی الرسول کا جو ہو تاجدار
وہ اوصاف نبی کا کیوں نہ ہو آئینہ دار

پابندی شرع محمدی کے مکمل حصہ دار تھے۔ نشست و برخاست جاگنا سونا گویا ہر ادا حضور علیہ السلام کی شرع ملحوظ خاطر رہتی تاحدیکہ جب بیماری اور کمزوری کا یہ عالم تھا کہ خود چلنا مشکل تھا مگر دو آدمی کے کاندھوں پر ہاتھ اور ان کے درمیان چل کر مسجد شریف میں باجماعت نماز ادا فرماتے، طبع میں تلطف یوں تھا کوئی روتا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ ہر الم رسیدہ کے دکھ درد میں برابر کے شریک۔ "وَاَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اَلَیْکَ" کے مکمل علمبردار، جفا کرنے

Marfat.com

والوں سے وفا کرنے والے، برا کہنے والوں کو دُعا کرنے والے، اگر طبعی طور پر کبھی کوئی پریشانی بھی ہو جاتی تاہم طبع پر قابو پا کر ملاقات کرنے والے اور متعلقین کو اطلاع نہ ہونے دیتے تاکہ ان کیلئے پریشانی کا سبب نہ بنے بلکہ ان کو خوش کرنے کی خاطر اپنے آپ کو خوش خوش پیش فرماتے، بارہا ایسا بھی اتفاق ہوا کہ اگر کسی نے طبع آزمائی کی خاطر بالمشافہ کچھ ناجائز گفتگو کی تو بھی آپ نے تبسم فرما کر یوں کہہ دیا کہ فقیر میں واقعی عیوب ہیں، دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اچھا کر دے۔ یہ مقام تواضع تھا جھگڑے والی بات میں کبھی نہ آتے تھے، عبادت وریاضت میں اعلیٰ ترین درجہ کے مالک تھے۔ قوالی کو بھی پسندیدہ خاطر فرماتے، صاحبِ ذوق اور وجد تھے۔ آپ کا وجد فقط قوالی یا نعت خوانی وغیرہ ہی میں نہیں تھا بلکہ بعض اوقات داخل نماز کبھی قرأۃ قرآن میں ذکر توحید یا نبوت یا ذکر جنت وجہنم پر ذوق آ جاتا، بمطابق "یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا" وجد میں آ کر زمین پر تڑپتے نظر آتے، آپ کے وجد کی کیف تمام حاضرین پر اثر انداز ہو جاتی۔ محفل کا عالم بدل جاتا، حاضرین کی آنکھیں بہہ جاتیں، لفظ اللہ کی دلی پکار پر سامعین کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے، گویا ایک مستی پھیل جاتی، عالم تحیر ہوتا، دیکھا جاتا تو آپ زمین سے اعلیٰ اڑتے نظر آتے۔ استاذ العلماء مولانا عبدالکریم صاحب ریاستیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میلاد شریف کے موقع پر حضرت صاحب کو تکلیف کی وجہ سے شدید کمزوری تھی لیکن معتقدین آپ کو سہارا دے کر مسجد شریف تک لے آئے۔ بیان میلاد شریف کے لیے اپنی معذرت کا اظہار فرما کر مجھے وعظ کرنے کا امر فرمایا! جب شان رسالت سنا، سنتے ہی عالم کیف و وجد میں آ گئے۔ اب تو بیمار کی حالت بدل گئی جو خود بخود چل نہ سکتے تھے۔ اب تو لوگ ان کو قابل پا رہے ہیں مگر آنجناب حالت کیف میں پرواز ہی کر رہے ہیں جو پہلے بیان فرمانے پر معذرت فرما رہے تھے مگر اب عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان خود شروع فرما دیا پھر تو ساری رات ہی بیان ہوتا رہا، رنگ بھر گیا حتیٰ کہ سحر ہو گئی مگر حضور شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ اور سامعین

Marfat.com

کا ذوق تو اس حال پر تھا

کہ مانگی دعا شب وصل مریض عشق نے

حشر تک نہ دن چڑھے وصل کی شب دراز ہو

راہ سے بھٹکی دنیا آپ کے عالم وجد کو دیکھتی تو تقدیریں سنور جاتیں، آج تک دیکھنے والوں کے دلوں میں ان کے ذوق ووجد کی یاد بھولی نہیں جاسکتی۔

المختصر! عالم ذوق ووجد میں آپ کے دور میں آپ کی مثال نہیں ملتی۔ شیخ محمد بخش صاحبؒ سے ایک مرتبہ راقم الحروف اس فقیر نے ان کی تقدیر بدلنے اور اسلام قبول کرنے کا سبب پوچھا کہ حضرت صاحب کے پیش کردہ توحیدی دلائل یا عقلی رہبری تھی یا آپ کے بے پایاں علم سے یا آخر کس چیز سے آپ متاثر ہوکر شرف اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ بات سنتے ہی شیخ صاحبؒ رو پڑے، روتے ہوئے کہا کہ حضرت یہ بات بیان کرنے کی نہیں ہے۔ بس اتنا کہتا ہوں کہ کاش اگر اللہ تعالیٰ میرے شیخ کو صرف دس سال عمر مزید عطا فرمادیتا تو میں دیکھتا کہ کون غیر مسلم ہے جو حضور شاہ جمالیؒ کی باتیں سن کر مسلمان نہ ہوتا۔ ابھی تک حضرت کا شہرہ ہو ہی رہا تھا کہ آپ کو دار فانی سے بلاوا ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ذوق اور محبت کی کہانی تھی جس نے بے ساختہ قید کرلیا تھا۔ میرے عم محترم حضور خواجہ گل محمد صاحب شاہ جمالیؒ تمام ظاہری حیات دنیا میں وعظ اور تقریر سننا قطعاً پسند نہ فرماتے۔ البتہ محفل سماع ذوق سے سنتے تھے اور عالم وجد میں ہوتے، راقم الحروف نے ایک مرتبہ پرزور عرض کیا کہ حضور آپ ارشاد فرمائیں کہ آخر آپ وعظ اور تقریر علماء صالحین کے ذوق اور محبت کے بیانات کیوں نہیں سنتے، کیا دیکھا کہ حضرت خواجہ گل محمد صاحب شاہ جمالیؒ کی آنکھوں سے اشک بہہ رہے ہیں اور رو رو کر فرمانے لگے! بیٹے آپ نے اپنے والد صاحب کے مواعظ نہیں سنے، اگر کبھی سن پاتے تو مجھ سے یہ بات نہ پوچھتے۔ ان کے عشق ومحبت کے فرامین اور ذوق بھری آوازیں آج تک کانوں میں گونج رہی ہیں۔ اب ان کے بعد

Marfat.com

کسی کی باتیں سننے کو دل نہیں چاہتا ہے نہ اس جیسا ذوق ملتا ہے، تو پھر خواہ مخواہ سن کر اپنے پہلے ذوق کو کیوں خراب کروں۔

ایک مرتبہ آپ تونسہ شریف میں محفل سماع میں موجود تھے، آپ پر وجد ذوق کی کیفیت طاری ہوگئی جبکہ اس وقت حضرات مشائخ تونسہ شریف کا حکم تھا جو صوفی وجد میں آتا تو اس کو زبردستی اٹھا کر محفل سے باہر پھینک دیا جاتا مگر آج تو یہ ہو رہا ہے کہ بجائے اٹھانے کے مشائخ تونسہ شریف خود ہی حضرت شاہ جمالیؒ کے وجد اور ذوق کے قیام کی تعظیم کے لیے اٹھے ہوئے خود عالم ذوق میں ہیں بلکہ حضرت شاہ جمالی کو فرطِ محبت سے چوم رہے ہیں۔ مولوی عبدالغفور صاحب سکنہ مانہ احمدانی نے فقیر سے بیان کیا کہ اس محفل میں میں خود موجود تھا جب حضرت صاحب وجد میں آ گئے تو میں گھبرا گیا کہ کہیں یہ پٹھان خلفاء حضرت صاحب کی بے توقیری نہ کر دیں، مگر جب خود مشائخ حضرات کو دیکھا کہ وہ تو حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کے ادب کے لیے ہاتھ باندھے کھڑے ہوئے ہیں اور چوم رہے ہیں تو بے ساختہ میری زبان پر یہ الفاظ صادر ہو رہے تھے (کہ ان کو تو اٹھاؤ پتہ چلے) اب ان کو بھی محفل سے باہر پھینکو تو پتہ چلے۔ تمام سامعین میں آگِ عشق و محبت بھڑک رہی تھی۔ دنیائے حاضرین عالم حیرت میں محو ذوق نظر آتے تھے۔

طبعی طور پر چائے پینا زیادہ پسند فرماتے، سفر و حضر میں جہاں ہی پندرہ منٹ بیٹھتے مولوی گامن صاحب کو چائے بنانے کا اشارہ فرماتے، پھر تو سبحان اللہ مختصر کیتلی پچاس حاضرین کے لیے مکتفی ہو رہی ہوتی۔ ڈھکنا بند ہے حکم ہو رہا ہے، اس کو چائے دو اس کو بھی چائے پلاؤ، لنگر جاری ہے، دیکھنے والے حیرت میں ہیں کہ اس چھوٹی سی چائے دانی میں اتنی چائے کہاں سے آ رہی ہے جو سب کو دی جا رہی ہے مگر ختم ہونے کو نہیں آتی۔ چونکہ بظاہر الفقر فخری کے مظہر تھے تو کسی نے یہاں تک بھی کہہ دیا تھا کہ حضرت صاحب جتنا چائے پر خرچ کرتے ہیں اگر نہ کرتے تو حج کا خرچہ جمع ہو سکتا تو

Marfat.com

اسی اثناء میں مسبب الاسباب نے حج کا انتظام فرمادیا تو سفر مقدس حج مکرم سے واپسی پر زائرین اڈہ پر استقبال کے لیے پہنچے تھے۔آپ تشریف لائے،آتے ہی فرمایا خدا کا فضل تو دیکھو،اس کے کرم پر عادی نے چائے بھی پی لی اور حج بھی کرلیا ہے۔اس امر کی گواہی بھی دی جاتی ہے کہ سخی مزاج تو اس حد تک تھے کہ اتفاق ہوا کہ ایک مرتبہ آپ سندیلہ شریف سے ڈیرہ غازی خان اور پھر آگے سفر پر جا رہے تھے جب بس کوٹ چھٹہ سٹاپ پر رُکی تو مولوی گامن صاحب فرماتے ہیں کہ ایک حاجت مند سید صاحب نے سفر کی حالت میں قمیض نہ ہونے کی حاجت پیش کی۔آپ کے پاس سوائے اپنی قمیض کے جو زیب تن تھی،دوسری نہ تھی مگر اس سید کی حاجت مندی کو دیکھ کر طبیعت میں انکار کی گنجائش بھی نہ رہی۔ایسے حال میں جو قمیض پہنے ہوئے تھے اس کو دے دی۔آپ نے ننگے تن رومال لپیٹ لیا تو احکم الحاکمین قادر مطلق نے اپنے ولی کے لیے کس طرح عزت بخشی فرمائی کہ جب آپ ڈیرہ غازی خان اڈہ پر بس سے اترے،ایک جم غفیر عقیدت منداور اہل ارادت آپ کے استقبال کے لیے موجود تھا۔ جب حضرت شاہ جمالی علیہ الرحمۃ کو قمیض کے بغیر ننگے جسم دیکھا تو حیران رہ گئے اور وہ حاضرین مجھ سے کہنے لگے کہ مولوی گامن یہ کیا کیفیت ہے،جب میں نے ماجرا سنایا تو حضرت شاہ جمالی کی سخاوت اورادب سیادت دیکھ کر دنگ رہ گئے تو فوراً کسی کو بازار میں بھیجا اور حضرت صاحب کے لیے نئی قمیض کا انتظام کیا(سبحان اللہ)

مہمان نوازی اور فقر کا تو یہ عالم تھا کہ بارہا اتفاق ہوا کہ پچیس چالیس مہمان بیٹھے ہیں لنگر میں نہ آٹا ہے نہ روٹی کا انتظام ہے،جیب خالی،دل فراخ ہے،طبیعت بشاش ہے''تونگری بدل است نہ بامال'' کا معنی سمجھ آرہا ہے۔حاضرین خدام عرض کرتے ہیں کہ حضور مہمانوں کے لیے کیا کیا جائے۔آپ نہایت ہی جمع طبعی سے فرماتے ہیں!کوئی فکر نہیں خدا تعالیٰ دیں گے تو ہم بھی کھائیں گے اور ان کو بھی کھلائیں گے۔حتیٰ کہ مغرب ہوگئی مگر لنگر کی کیفیت وہی ہے،اسی اثناء میں دیکھا گیا کہ مسبب

Marfat.com

الاسباب کی جانب سے آٹا یا گندم آ گئی اور ساتھ کبھی بکری ہی لنگر کے لیے آ جاتی۔ حکم فرمایا تمام آٹا پکوا دو، بکری ذبح کر کے گوشت تیار کروا اور پھر تمام کچھ تقسیم کر دو، عرض کیا جاتا کہ کچھ رکھ دیا جائے تاکہ مہمانوں کے لیے کل کا انتظام بھی ہو سکے۔ آپ جواباً فرمایا کرتے شب درمیان اللہ مہربان کتنی ہی دراز رات ہے، کیا پھر کل بھلا دیئے جائیں گے، ہرگز نہیں جو ذاتِ کل کے لیے جان دیں گے تو طعام بھی دیں گے۔ اسی سلسلہ میں مولوی گانمن صاحب ایک مرتبہ کا ذکر فرماتے ہیں کہ مہمان کافی تعداد میں آ چکے تھے مگر یہاں فقر کا معاملہ جوبن پہ ہے الفقر فخری جلوہ افروزی پر ہے، فرمان ہوا گانمن کچھ رقم تیرے پاس ہے کیونکہ آپ بوقت ضرورت قرض حسن لے لیتے تھے اور یہ بھی فرما دیا کرتے کہ اگر قرض حسن مل جائے تو یہ بھی مسخرات ہے۔ مولوی گانمن نے کہا حضور فقط ایک روپیہ ہے! فرمایا تم مانہ میں چلے جاؤ، حافظ احمد یار صاحب سے کہو اس روپیہ کی گندم لے آؤ۔ مولوی گانمن نے کہا میں مانہ احمدانی کی جانب بستی سندیلہ شریف سے غربی طرف واقع پانی کی جھیل پار گیا، دیکھا کہ ایک موچی سکنہ چاہ بھنڈو والہ جو حضرت خواجہ امام بخش صاحب سیرائی کا مرید تھا، گدھا پر گندم کی بوری لاد کر آ رہا ہے اس نے کہا مولوی گانمن! حضرت صاحب دولت خانہ پر ہیں؟ میں نے کہا کیوں! اس نے جواب دیا کہ ایام فصل سے دو پائی گندم حضرت صاحب کے لنگر کے لیے علیحدہ کر کے رکھ دی تھی مگر ٹائم نہ ملتا تھا اور نہ پہنچا سکا۔ اب دن کو سو رہا تھا نیند آ گئی، حضرت خواجہ امام بخش صاحب سیرائی غریب نوازؒ عالم خواب میں تشریف لائے، مجھے پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا، تجھے شرم نہیں آتی۔ شاہ جمالیؒ کے لنگے میں آٹا نہیں ہے، تم ان کے نام کا غلہ گھر میں رکھے بیٹھے ہو، اٹھو ان کا غلہ جلدی پہنچاؤ۔ اب وہ غلہ پہنچانے جا رہا ہوں۔ مولوی گانمن صاحب فرماتے ہیں کہ میں بھی واپس چلا آیا۔ بستی سندیلہ آ کر اُس ایک روپے کی چار مرغیاں خرید کر لیں پھر دہلیز پاک تک پہنچ گیا۔ حضرت صاحب باہر تشریف لائے، مجھے دیکھ کر فرمایا غلہ نہیں لایا، عرض کی حضور غلہ تو لنگر میں

118920

Marfat.com

آ گیا ہے۔اس روپے کی چار مرغیاں خرید کر کے لایا ہوں۔آپ بے حد خوش ہوئے، مرغیوں کو ذبح کرنے کا حکم فرمایا، پھر فرمانے لگے مہمانوں کی برکت کے طفیل ہم نے بھی گوشت کھالیا ہے۔

توکل

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللہی

منزل توکل کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی تنخواہ لینا ملازمت وغیرہ اختیار نہ فرمائی، باوجودیکہ پیران تونسہ شریف وغیرہ معزز اور مکرم حضرات نے امر فرمایا تھا کہ ہم معقول تنخواہ لنگر سے دیں گے مگر آپ معذرت فرماتے تھے اور کہتے کہ پھر مجھے تنخواہ پر اعتماد ہوگا اور دل میں اتنا تو ضرور تصور رہے گا کہ پہلی تاریخ کو یہ رقم ملے گی فلاں خرچ کریں گے تو یہ تصور بھی منافی توکل ہے۔

کچھ مقتدر لوگوں نے رقبہ وغیرہ لنگر میں پیش کرنے کی پیشکش کی مگر آپ توجہ نہ فرماتے۔ایک مرتبہ ایک غلام نے عرض کی حضور یہ رقبہ آپ کی اولاد کے لیے مفید ہوگا۔آپ نے فرمایا میری اولاد دنیاداری کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ آسودہ ہوگی اور کبھی یہ بھی فرماتے کہ جائیداد بنا کر اولاد کے لیے تعیش اور خرابی کا ذریعہ بناؤں۔اگر میری اولاد اچھی رہی تو مجھ سے زیادہ دنیا میں خوش ہوں گے،ورنہ کیا اپنے ہاتھوں سے ان کے لیے اسباب خرابی بنا کر جاؤں۔

مولوی گامن صاحب فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص جو سونا سازی کا مدعی تھا حضرت شاہ جمالی کی خدمت آیا،عرض کی حضور میرے پاس سونا سازی کا نسخہ ہے آپ کے فقراء اور پھر مہمان نوازی کے رنگ کو دیکھ کر حاضر ہوا ہوں کہ یہ نسخہ پیش خدمت کروں تاکہ لنگر کے حوائج کے لیے مفید رہے اور مجھے اس پر ثواب ملتا رہے۔آپ نے

Marfat.com

انکار فرمادیا اور فرمایا پھر مجھے اس پر کچھ بھروسہ ہو جائے گا۔ یہ تمام توکل کے منافی ہے مگر باوجود اس کے اس نے پھر مجبور کیا بالآخر آپ نے فرمایا کہ اچھا اگر ضرور کسی کو بتانا چاہتے ہو تو مولوی گامن صاحب کو بتا دو پھر مایوس ہو کر کہا کسی دوسرے کو بتانے کے لیے نہیں آیا تھا، پھر مایوس چلا گیا۔

بیعت و خلافت

آپ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ملتانیؒ کے بیعت ہیں اور یہ حضرت خواجہ عبیداللہ صاحب ملتانیؒ کے جن کا مزار اس وقت محلہ قدیر آباد ملتان شریف میں زیارت گاہ خواص وعوام ہے اور خواجہ عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ خدابخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ خیر پوری کے خلیفہ مجاز ہیں۔ یہ حضرت حافظ جمال اللہ ملتانیؒ سے منسلک ہیں اور حضرت جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ قبلہ عالم نور محمد مہارویؒ سے فیض پانے والے ہیں۔ آپ کا شجرہ معروف ہے تاہم آخر میں شجرہ پیران چشت تا حضرت شاہ جمالی مرقوم ہے۔

حضرت شاہ جمالیؒ کو حضور مخزنِ کرامت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حصول خلافت ہے۔ بہ روایت معتبر یوں مذکور ہے کہ حضور خواجہ اللہ بخش صاحب تونسویؒ نے تونسہ شریف بموقع عرس صاحبِ روضہ حضرت شاہ جمالی صاحب کو حکماً فرمایا کہ شاہ جمالی تم بیعت کیا کرو۔ دوسرے سال پھر اسی عرس پر حضرت شاہ جمالی نے تونسہ شریف حاضری دی تو خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شاہ جمالی بتاؤ تم نے اب تک کتنے مرید بنائے ہیں حضرت شاہ جمالی نے جواباً عرض کیا کہ میں اس لائق کب ہوں۔ خواجہ اللہ بخش صاحب تونسویؒ نے جوش میں آ کر فرمایا، کیا پھر سرکارِ دو عالم ﷺ تم کو خود حکم فرمائیں پھر اعتماد ہوگا۔ پھر اسی رات شب چراغاں تونسہ شریف میں حضرت شاہ جمالی کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ عالم رؤیا میں خود سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اے شاہ جمالی اللہ بخش نے تم کو

Marfat.com

حکم اپنی طرف سے نہیں دیا تھا، ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ شاہ جمالی سے کہہ دو کہ وہ سلسلہ بیعت شروع کریں پھر بھی بظاہر مشائخ طریقت سے مجازِ بیعت ہونے کے علاوہ بارہا عالم خواب میں بھی بیعت کرنے پر مامور ہوئے پھر قبول بیعت کا یہ مقام ہوا کہ حافظ غلام نبی صاحب خوجہ سکنہ شہر خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ فرماتے تھے کہ اوائل میں میرے اعتقاد اہل طریقت کے خلاف تھے۔ بیعت وغیرہ جیسے امور پر اعتقاد نہیں تھا۔ پیری مریدی وغیرہ کو رواج ہی تصور کرتا مگر تلاش حقیقت کی دلی جستجو اور تمنا تھی اس حال میں سفر حجاز کو زیارت حرمین شریفین کی منظوری حاصل ہوگئی، دیار حبیب ﷺ کو چلا گیا، دیار حبیب ﷺ کو پہنچا تو دل نہ فقط مطمئن ہوا بلکہ قلب میں سوز و گداز کی کیف پیدا ہوگئی پھر بیعت کے بارے میں استخارہ کیا، تین رات متواتر استخارہ کے بعد عالم رویا میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ کیا دیکھتا ہوں ایک سفید ریش بزرگ (حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ) حبیب خدا ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ رسالت مآب ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت شاہ جمالی کے ہاتھ دے دیا جس سے میرا دل مطمئن ہوگیا، واپس آ کر حضرت شاہ جمالی کی خدمت پہنچا ان کے دستِ حق پرست پر سلسلہ بیعت قبول کیا۔ پھر یہی حافظ غلام نبی صاحب ہے جو اتنا راسخ العقیدہ تھا کہ جب یہ فقیر اس کی مرض موت میں اس کی ملاقات کے لیے گیا، بیمار پڑا ہوا تھا اور خود اُٹھ بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ فقیر کا نام سنا کہ پیر صاحب آ گئے تو نہایت ہی جذبہ سے خود اٹھا، ملاقات ہوئی تو رو کر یوں کہا! (فقیر کو ان کی وہ دلی آواز آج تک یاد ہے) کہ تم کیا تصور کرتے ہو کہ اگر غلام نبی کو تکلیف ہوگی تو پیر کی یاد بھلا دے گا۔ ہرگز ہیں بلکہ غلام نبی کو چکی کے اندر پیسو تو غلام نبی کی ہڈیاں بھی پس جاویں، تاہم ذرہ ذرہ سے شاہ جمالی، شاہ جمالی کی پکار ہوگی۔ میں بن دیکھے تو مرید نہیں ہوا تھا، دیکھ کر ہی رید ہوا تھا۔ دو تین یوم کے بعد ان کا وصال ہوا پھر یہ غلام نبی صاحب ہیں، قرب یزدی میں ایسا مقام پایا بروایت مولانا منظور احمد صاحب فیضی سے سنا ہے کہ ایک شخص

Marfat.com

نے وصیت کی کہ میری قبر حافظ غلام نبی صاحب کی قبر کے نزدیک بنانا کیونکہ وہ نیک سیرت تھے۔ بموجب وصیت اس کی قبر حافظ غلام نبی صاحب مرحوم کی قبر کے ساتھ کھودی گئی تو ساتھ ہی حافظ غلام نبی صاحب کی قبر سے سوراخ ہو گیا تو اتنی مہک اور خوشبو اٹھی مشک عنبر شرمندہ تھے۔ دیکھنے والے حیرت زدہ تھے، پھر سوراخ کو بند کر دیا گیا۔

تصانیف

آپ تصنیف و تالیف سے کنارہ کش رہے۔ بارہا تصنیف کے بارہ میں عرض کیا جاتا، بالآخر یونہی فرما دیتے میں انسان ہوں، ممکن ہے کوئی غلطی ہو جائے شاگردان اور مریدان کے لیے وہ سند بن جائے اور پھر ہمیشہ کے لیے ایک دلیل ہی بن جائے اور تلامذہ اس غلطی کو حق ثابت کرنے کے لیے ہی اڑے رہیں۔ درحقیقت اس میں بھی کچھ غیرت کی بو سمجھتے تھے بایں ہمہ تلاش تلام کے بعد ممکن ہے کچھ نہ کچھ حصہ تالیف مل جائے چنانچہ عبدالغفور کا حاشیہ تحریر فرمایا تھا' مگر وہ تا حال طبع نہ ہوا آپ نے ایک مرتبہ مولوی محمد ظریف صاحب سے فرمایا کہ جمعہ فی القریٰ کہ کے اثبات پر حنفی دلائل کی روشنی میں ایک رسالہ لکھا ہے مگر تا حال کسی کو وہ مہیا نہ ہو سکا ممکن ہے کہ متقدمین میں سے کسی شاگرد کے پاس ہو مگر متاخرین کو دستیاب نہ ہو سکا اور نہ ہی اس کی طباعت ہو سکی۔

دو فتاویٰ خوارج و روافض کے اعتقادیات کے باب آپ کے زمانہ میں شائع ہوئے تھے۔ جن کی نقل دستیاب ہو گئی چونکہ حضرت شاہ جمالیؒ بحر العلوم اور تاجدار ولایت ہونے کے ساتھ مجسمہ اخلاق نبوت کے پیکر بھی تھے۔ ہر ملاقی سے حسن سلوک کی تابانی ہوتی۔ بمطابق ادائے رسول مقبول لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ط اختلافی گفتگو سے کنارہ کش دل آزار ماحول سے بعید تر رہتے۔ مسائل پیش ہونے پر غیر روادارانہ جواب فرماتے، چنانچہ مولوی محمد

Marfat.com

ظریف صاحب ودیگر حلقہ نشینان سے معروف ترین روایت ہے کہ شہر کوٹ چھٹہ میں ایک مرتبہ کسی مولوی نے ادنیٰ گفتگو کے سلسلہ میں توہین نبوت کے الفاظ استعمال کیے تو آپ جلال میں آ گئے، فرمانے لگے واقعی ایسے لوگ کافر ہیں چونکہ ایسا معاملہ اتفاقیہ ہوتا تھا جس سے اکثر و بیشتر عوام الناس بے خبر ہوتے۔ بنابریں حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کی اس خوش اخلاقی سیرت پر کئی حضرات عوام کے سامنے ناجائز شکوک پیدا کراتے ہیں، اس لیے ان دونوں فتاویٰ کا ذکر ضروری ہے۔

فتویٰ اوّل

سوال: چہ فرمایند علماء دین بَیَّضَ اللّٰہُ وُجُوْھَھُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ دریں صورت کہ جناب حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشر اند یا نہ اگر بشر اند ظاہراً یا باطناً بشر اند مثل باقی افراد بشر یا بصورت بشر اند وحقیقۃً نور اند اگر کسے شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم را بگوید کہ او را فقط بشر گفتن جائز است او را شرعاً بہ سبب اینکہ لفظ موہم توہین است مرتکب قول حرام بلکہ کافر گفتہ شود یا نہ۔

جواب: والعلم من عندہ علم الکتاب جناب حبیب خدا بصورت بشر اند و ظاہراً فرزند آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام اند و بحقیقت اب آدم اند اگر کسے حضور پُر نور را لفظ بشر گفتن جائز داند مرتکب فعل حرام است بلکہ بباعث ایہام توہین کافر گفتین جائز است لہٰذا حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم را ظاہراً بشر فرزند آدم وحقیقۃً نور اب آدم گفتن ضروری است ہذہ عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ وما عداہ خرط القتاد۔

عبدہ فیض محمد شاہ جمالی بقلم خود

جواب صحیح ہے
امام بخش فریدی

الجواب صحیح درا لمجیب المصیب
المستدی فضل حق چشتی سلیمانی عفی عنہ

ہذا ھو الجواب الصحیح السدید
وما ینکرہ الا اللئیم العنید
صوفی محمد بخش عفی عنہ اویسی

(انتہی بلفظہ مذکورہ اشتہار محمدی پریس ڈیرہ غازی خان میں چھپا)

Marfat.com

فتویٰ علمائے حنفیہ وازالہ تلبیس

متفقہ فتویٰ جو چھپکر شائع ہوا ہے چھپوانیوالے نے مسلمانوں کو دوکھا دیا ہے

[illegible]

فتویٰ ثانی

یہ فتویٰ حضرت مولانا فضل حق صاحب ڈیروی نے تحریر فرمایا تھا۔ حضرت شاہ جمالیؒ کی تصدیق اس پر ثبت ہے۔

استفتاء! کیا فرماتے ہیں علماء کرام امور حسب ذیل میں نمبر 1: رافضی شیعہ منکر خلافت ابوبکرؓ وعثمانؓ یہاں تک کہ اذان میں ان حضرات کے انکار کے لفظ بڑھا دیئے۔ نمبر 2: حضرت ابوبکرؓ وغیرہ کی صحبت کا بلکہ ان کے ایمان کا انکار کرنے والا۔ نمبر 3: سب وشتم حضرات مذکورین حلال بلکہ عبادت سمجھنے والا۔ نمبر 4: حضرت بی بی صدیقہؓ کی تحقیر وقذف کرنے والا۔ نمبر 5: قرآن مجید کو ناقص محرف سمجھنے والا۔ نمبر 1

Marfat.com

مسلمان ہے یا کافر مرتد۔ نمبر 2 ایسے شیعہ کی ذبیحہ حلال ہے یا حرام۔ نمبر 3 ایسے شیعہ کا نکاح رہتا ہے یا نہ۔

الجواب: نمبر 1 شیعہ مذکور کافر مرتد ہے، نمبر 2 اور مرتد کی ذبیحہ حرام ہے، نمبر 3 شیعہ مذکور کا نکاح نہیں رہتا۔ جواب میں ایک آیت چار احادیث اور اٹھارہ کتب معتبرہ منقول ہیں بوجہ اطناب ترک کر دیا گیا۔

حررہ المستدعی فضل الحق عفاعنہ — الجواب صحیح جزئی المجیب المجیب
فیض محمد شاہ جمالی بقلم خود

علاوہ ازیں سولہ علماء اہل سنت و دیوبند کی تصادیق ہیں۔

شاعری

شاعری کے بارے آپ فرماتے تھے کہ بسا اوقات بلکہ کبھی شغل عبادت میں بھی بے ساختہ شعر زبان سے صادر ہوتے تھے تو فقیر نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی کہ یا اللہ فن شاعری مسلوب ہو جائے کیونکہ من وجہ یہ عبادات میں مخل ہو جاتا ہے۔ دو چیزیں جو آپ سے منقول ہیں وہ لکھ دیتا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے مہیا نہ ہو سکیں۔ ممکن ہے کہ کسی کے پاس ہوں اس میں بھی بعض فقروں میں کچھ تغیر معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے اپنا تخلص دلدادہ بھی ذکر فرمایا ہے۔

مناجات

اے سرور دو عالم راہم بخو دنما
قد همت فی فراقک یا سید الوری
نورت محیط عالم کالشمس فی الضحیٰ
من وجهک المنیر فقد زین السما
اے کافہ خلق راز تو شد حل مشکلات

Marfat.com

نیل المنی بجودک یا مظھر العطا
آدم زنام پاک تو شد مخلص از عتاب
نار الخلیل زاھر ۃ منک شافعا
یوسف ز حسن روئے تو دارداشارتے
اشتاق فی لقائک من خص بالعلیٰ
بہرہ زدست جو دت جوئندہ شد دوعالم
شمس الضحیٰ منورۃ منک فی السما
دلدادہ نیم بسمل چشمت زاوّل است
یحییہ نور و جھک بالنطق واللقا

☆☆☆

اٹھی باد صبا دی دیرنہ لا
ونج ملک عرب دوبہر خدا
ونج اکھیں سونہڑیں سانول کوں
محبوب خدا من بھانول کوں
کرو تیاری ہند سہاونڑ کوں
دل دردوں کڈھدی ٹھڈڑے ساہ
آؤ آن سہاؤ ملکِ عجم
روندے عاشق عجمی پر غم
کڈہیں آسم عربی کرکے کرم
شالا جینديں تھیوم آن لقا

Marfat.com

لاہو برد یمانی مونہہ توں تجن
ونجن درد کشالے رنج و محن
کرو نظر مہردی شاہ زمن
توں شاہ جہاں، میں تیرا گدا
کڈھاں رو رو دھاباں دل پر غم
کڈاں آسم سونہڑاں میرے آنگن
لاہو برد یمانی مونہہ توں تجن
دلدادہ آکھے آن سُہا

وصال

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

حضرت شاہ جمالی موصوف جب اپنے محبوب حقیقی سے وصل وصال کی بشارت مبارک سن پائے تو اس وقت آپکے قرب میں خدام یا اہل خانہ کا کہنا ہے کہ اگر چہ کمزوری اسقدر تھی کہ بولنا بھی مشکل سے ہوتا، مگر یوم وصال صبح صادق سے وردِ اسم اعظم زبان پر جاری ہوگیا اور اس وقت آپ نے راقم الحروف فقیر محمد اکرم کو بھی یاد فرمایا۔ اکرم! اکرم! فرمایا! مگر ذکر اللہ اللہ سے پاس انفاس جاری رہا اس صورت میں آفتابِ ولایت، ماہتابِ کرامت، زہد و تقویٰ کے ناز، علم و عمل کے فخر تا آخر اپنے محبوب حقیقی سے بہرہ یاب ہونے والے باوجود غش اور تکالیف کے نماز تہجد تک ترک نہ فرمانیوالے ۸ رجب المرجب ۱۳۶۴ھ بروز سوموار بوقت طلوع آفتاب (بعمر ۳۰ سال ۷ ماہ تقریبا ۲۳ یوم) آسمان علم کے درخشندہ آفتاب ہمیشہ کے لیے ملک جاودانی کی طرف غروب ہوئے اور فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ کی حیات سے بہرہ ور ہوئے۔ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

Marfat.com

کی منزل پر فائز ہوئے۔ القبر روضۃ من ریاض الجنۃ کی آرام گاہوں کے مالک ہوئے نم کنومۃ العروس کے بستر عطا پر راحت ابدی پا کر تشنگان دیدار کو چشم پرنم چھوڑ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ط آپکی نماز جنازہ راقم الحروف کے ماموں جان حضرت مولانا قادر بخش صاحب رندوی نے پڑھائی اور خواجہ قطب الدین تونسوی بھی جنازہ میں موجود تھے۔

مزار پر انوار کا اندرونی منظر

اب انکا مزار پر انوار بستی سندیلہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں مرکز تجلیات مرجع خواص وعوام ہے۔ جسدن حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا شدت کی گرمی اور دھوپ تھی' آسمان بادل وغیرہ سے مکمل صاف تھا۔ جب حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا گیا تو اچانک ہی شمالی اور شرقی کنارہ آسمان سے مختصر بادل اٹھا مگر منٹوں میں ہی تمام آسمان پر چھایا' ابر رحمت برسا ایسا برسا کہ جب حضرت صاحب کی چارپائی مسجد شریف میں شمالی دروازہ کے مقابل رکھی گئی تو پھر دروازے اور اوپر والے روزن سے پانی فوارہ کی مثل چارپائی پر آنا شروع ہوگیا۔ پھر چارپائی اٹھا کر شرقی طرف لائے جونہی چارپائی بدلی بارش اسی سمت بدلی' وہ گنبد والی مسجد کے جس کے روزن سے آج تک بارش گذر کر مسجد شریف کے اندر نہیں آئی تھی یہ اس دن دیکھا

Marfat.com

گیا کہ حضرت کی چارپائی پر باران رحمت فوارہ کی مثل پہنچ رہا تھا دیکھنے والے حیرت زدہ تھے۔ یوں معلوم ہوتا کہ ابر رحمت حضرت شاہ جمالی کے جسد انور پر برسنے کا مشتاق اور عاشق ہے۔ آج تک اس مسجد شریف کے چاروں طرف روزنوں سے بارش گذرنے کے آثار دیواروں پر شاہد ہیں۔ حتیٰ کہ آپکی چارپائی وسط مسجد شریف میں گنبد کے نیچے رکھی گئی تو خود گنبد شریف سے پانی بہنے لگا۔

اولاد

حضرت شاہ جمالی کے تین لڑکے تین لڑکیاں ہیں۔ لڑکے (1) پیر روشن ضمیر صاحب طریقت، صاحبزادہ خواجہ غلام یٰسین رحمۃ اللہ علیہ صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ شاہ جمالیہ بستی سندیلہ شریف۔ (2) راقم الحروف فقیر محمد اکرم فیضی شاہ جمالی بانی مدرسہ دارالعلوم صدیقہ شاہجمالیہ مانہ احمدانی اور سرپرست اعلیٰ شاہ جمالی ٹرسٹ تعلیم الاسلام، پاکستان۔ (3) عالم بے بدل صاحبزادہ پیر خواجہ محمد اعظم صاحب شاہ جمالی بستی بڈھن شریف۔

باب کرامات

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

1☆ راقم الحروف مکمل یاد رکھتا ہے کہ ایک مرتبہ اوچ شریف دربار حضرت پیر جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ پر ایک شخص نے مسجد شریف کے اندر حلفیہ بیان سے حال سنایا مولانا محمد ظریف صاحب و مولانا منظور احمد فیضی صاحب بھی راقم کے ساتھ تھے۔ اسکا کہنا ہے کہ اسی جگہ اسی دربار کی مسجد شریف میں ایک مرتبہ حضرت شاہ جمالی کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا میرے حضرت! مجھ میں زنا کی عادت ہو چکی ہے جس پر میں نادم ہوں مگر مذموم عادت متروک نہیں ہوتی۔ آپ دعا

Marfat.com

فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے قبیحہ عادت سے نجات بخشے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نجات عطا فرمائیگا۔ انہوں نے فرما ہی دیا مگر میرا دل مطمئن نہ ہوا تو دوسری مرتبہ عرض کیا مگر حضرت صاحب نے اول کی طرح جواب فرمایا تو میں نے تیسری بار عرض کیا تو جلال میں آ گئے۔ فرمایا میاں جاؤ فقیر ذمہ وار ہے۔ تو میں چلا گیا مگر چونکہ مذموم عادت نفس میں جاگزین تھی پھر شیطان کے پھندے میں پھنسا۔ اندھیری رات ہے نامحرمہ قریب ہے مگر ابھی کچھ فاصلہ ہی تھا کہ اتنے میں دیکھا کہ ہمارے درمیان حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ آ گئے تو آپ نے نہایت ہی ہیبت سے فرمایا شرم کر کہتا کچھ ہے کرتا کچھ ہے۔ میرے وجود پر لرزہ طاری ہو گیا اور گناہ سے بچ گیا۔ اسی کیف کی ہیبت ہے کہ بیس سال گذر جانے کے باوجود تا حال گناہ سے محفوظ ہوں۔

2 ☆ حاجی نور محمد صاحب سکنہ مانہ احمدانی بیان فرماتے ہیں کہ ایک حکیم صاحب سکنہ علاقہ غازی گھاٹ حضرت شاہ جمالیؒ سے سلسلہ سلوک میں شامل ہوا عرض کی حضور مجھ میں زنا کا مرض ہے اس کے لئے فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جا فقیر ذمہ دار ہے۔ چند ایام گذرنے پر مذموم عادت کا اعادہ ہونے لگا۔ مگر تا حال نامحرم سے ہاتھ نہ لگے تھے۔ مقام خلوت میں حضرت صاحب کا دیدار ہوا طمانچہ میرے منہ پر رسید کر کے فرمایا شرم کر' ہیبت طاری ہوئی' گناہ سے نجات ملی ہمیشہ کے لئے آفت سر سے ٹلی۔

3 ☆ یہ واقعہ کریم بخش صاحب زرگر سکنہ مانہ احمدانی خود راقم الحروف کو بیان فرماتے تھے اور پھر شہر مانہ میں درجہ شہرت رکھنے کے باوجود اب کریم بخش صاحب مرحوم کے لڑکے حافظ محمد بخش صاحب زمرہ احباب کے سامنے خصوصاً مولانا حافظ اقبال احمد گلزاری صاحب مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ فیض آباد مانہ احمدانی و مولوی محمد قاسم اکرمی موجود تھے۔ اب اس واقعہ کا ذکر یوں کرتے ہیں۔ کہ سردیوں کا موسم ہے ہم مکان کے اندر سو رہے ہیں۔ رات کا کافی حصہ گذر چکا ہے۔ کہ باہر سے حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کی آواز آئی۔ کریم بخش' کریم بخش! نام لے کر پکارا

Marfat.com

میرے والد صاحب باہر گئے۔ دروازہ کھولا دیکھا کوئی فرد موجود نہیں ہے۔ واپس آ کر سو گیا پھر دوبارہ آواز آئی کریم بخش! کریم بخش! پھر اٹھے بازار تک تلاش کیا مگر آپ کو نہ پایا۔ پھر آ کر سو گئے۔ تیسری مرتبہ آپ کی آواز سنی۔ کریم بخش کریم بخش۔ پھر اٹھے اتنے میں چھت سے کچھ مٹی گری' لیمپ روشن کیا سیڑھی رکھ کر دیکھا شہتیر ٹوٹ چکا تھا مگر مختصر حصہ ہی کچھ بچا ہوا تھا۔ تو سمجھ ہی لیا کہ حضرت صاحب شاید اسی لئے اٹھا رہے تھے فوراً اپنا کارآمد سامان باہر نکالا اور بچوں کو باہر نکالا اور دروازہ بند کر دیا تو اسی وقت چھت نیچے گر گئی۔ بیان کرتے وقت حافظ محمد بخش نے یہ بھی کہا کہ مجھے مکمل یاد ہے کہ دروازہ بند ہونے پر میں نے والد صاحب سے کہا کہ خواہ مخواہ آپ نے ہمیں سردی میں بٹھا دیا ہے۔ بس اتنا ہی کہا تھا کہ چھت نیچے آ گئی۔ دن کو کریم بخش صاحب زرگر اپنے جماعتی نمازیوں سے معلومات کرتے رہے کہ گذشتہ رات کیا حضرت صاحب مانہ احمدانی میں آئے تھے کسی نے نہ کہا کہ ہم نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے۔ دوسرے دن حضرت صاحب تشریف لائے۔ کریم بخش صاحب نے یہ واقعہ ان سے بیان کیا۔ آپ نے فوراً فرمایا خاموش ایسا حال بیان نہ کرو۔

کارِ پاکاں راقیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

4☆ سید غلام رسول صاحب قریشی سکنہ مانہ احمدانی اور ساتھ ہی مانہ احمدانی کے کافی احباب ذکر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ جمالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مانہ احمدانی میں بیٹھے ہوئے چائے نوش فرما رہے تھے۔ زائرین کثرت سے پیش ہو رہے ہیں اور پھر ہر آنے والے کو چائے دی جا رہی ہے۔ بالآخر فقط ایک پیالی کے اندازہ چائے رہ گئی تھی جو مجھے دینے لگے اُدھر سے اچانک ملک محمد عبداللہ صاحب ارائیں جو مانہ احمدانی شہر کے معززین اشخاص میں سے تھے۔ حضرت صاحب کی زیارت کے لیے آ گئے۔ چونکہ حضرت صاحب سخی مزاج کے تھے تو میری چائے سے کچھ چائے

Marfat.com

ملک صاحب کو بھی دیدی۔ میں نے سوچا کیا ہوتا اگر ملک صاحب کچھ دیر بعد تشریف لاتے۔ بس میرے دل میں تصور آیا ہی تھا کہ آپ نے محبوبی انداز میں جھانک کر دیکھا اور شیریں نیم تبسم سے فرمایا شاہ صاحب! شریک خدا کو بھی پسند نہیں۔ میں حیرت زدہ رہ گیا کہ کیا مقام ہے۔ واقعی صحیح ہے۔ اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور اللہ۔

بندگانِ خاصہ علام الغیوب

درجہاں ہستند جواسیس القلوب

5 ☆ شاہ محمد شاہ صاحب مانوی بیان فرماتے ہیں جس کی تصدیق حافظ احمد یار اور حاجی نور محمد صاحب فرماتے ہیں۔ یہ شاہ محمد شاہ صاحب حافظ احمد یار صاحب کے ہمدرس بھی تھے۔ یہ شاہ محمد شاہ صاحب مدرسہ شاہجمال میں حضرت صاحب کی خدمت میں تعلیم حاصل کر رہے تھے جبکہ تمام طلبہ جفاکشی و فاقہ کشی کی منازل طے کرتے۔ کسی کو آدھی روٹی صبح کے ٹائم ملتی اور کسی طالبعلم کو شام کے ٹائم ملتی یہ فاقہ کشی محبت سے برداشت کرتے۔ مگر حضرت صاحب سے مفارقت ناقابل برداشت تھی۔ ایک روز یوں اتفاق ہوا کہ ایک آدمی جو حضرت صاحب کا معتقد تھا کچھ غلہ جوار حضور کی خدمت میں بطور ہدیہ و نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے قبول فرما کر اس کے حق میں دُعا فرمائی۔ پھر حکم فرمایا کہ یہ جوار اندرون خانہ لنگر میں بھجوا دو۔ لے جانے والا جوار اُٹھا کر چلا تو میرے دل میں خیال آیا کاش کہ اِس جوار سے حضرت صاحب مجھے کچھ دے دیتے میں اِس کو برشتہ کرا کے بوقت فاقہ کچھ گذارا کر لیتا تو کیا ہی خوب ہوتا۔ فوراً حضرت صاحب نے لے جانے والے کو بلایا اور فرمایا جوار واپس لاؤ گٹھڑی کھول کر آپ نے فرمایا شاہ صاحب تم بھی کچھ لے لو۔ شاہ صاحب نے جوار لے لی۔ پھر عرض کی حضور مجھے اجازت یہاں پڑھنا میرا کام نہیں ہے۔ یہاں تو ایسے استاد ہیں جن سے راز دل چھپایا نہیں جا سکتا۔ میں ڈرتا ہوں انسان ہوں دل میں کبھی فاسد خیالات بھی آ جاتے

Marfat.com

ہیں جب کچھ چھپ ہی نہیں سکتا تو کیسے گذارا ہوگا۔ یہاں تو وہ انسان رہ سکتا ہے جس کے دل میں فقط پاکیزہ تصور ہوں۔

6☆ مولانا عبدالغفور صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کے برادر خورد مولانا عطا محمد صاحب جب بوسن علاقہ ملتان میں پڑھاتے تھے' مولانا محمد عبداللہ کا ذر ڈاباوالہ امور عامہ اور حمداللہ مولانا عطا محمد کی خدمت پڑھتا تھا امور عامہ کے ایک مشکل مقام پر کچھ رکاوٹ آ گئی۔ شاگرد سے فرمایا اس مقام کو کل سمجھنا پھر رات کو کافی دیر تک مطالعہ کرتے رہے مگر سمجھ نہ آیا۔ آپ نے فرمایا کہ کاش اگر بھائی صاحب ساتھ ہوتے تو یہ سبق ان سے پوچھا جاتا' یہ کہہ کر سو گئے عالم رویا میں حضرت شاہ جمالی کی زیارت ہوئی تو فرمایا! بتاؤ وہ کونسا مقام ہے جو سمجھ نہیں آتا۔ تو مولانا عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ عالم رویا میں کتاب لیکر حاضر ہوا تو حضرت صاحب نے مجھے مکمل سبق خواب میں پڑھا دیا۔ پس جب بیدار ہوا تو پھر کتاب اٹھا کر پڑھی تو سبق سمجھا ہوا تھا۔ علی الصبح مجھے ملتان لائے اور سوہن حلوہ خرید کر ساتھ ایک رقعہ دکر مجھے سندیلہ شریف بھیجا اور کہا کہ آپ وعدہ فرمائیں اگر ہمیشہ ہی ایسا کرم ہوا کرے تو ٹھیک ورنہ مجھے بوسن میں تعلق داری کی ضرورت نہیں۔

7☆ حضرت شاہ جمالی کے سفر و حضر میں حلقہ بگوش اور نعت خواں مولوی گامن کا کہنا ہے کہ حضرت صاحب کی معیت میں سفر مظفر گڑھ سے واپسی پر نماز عصر غازیگھاٹ کی ایک چھوٹی سی مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ سفر آپ کا آخری سفر تھا۔ نماز عصر سے فراغت کے بعد دیکھا تو آپ حضور کچھ طبع ملال میں نظر آئے۔ پھر اسی مسجد شریف میں بیٹھ گئے۔ جبکہ آپ کے ساتھ فقط اکیلا میں ہی بیٹھا تھا۔ عرض کی کہ حضور آج کچھ آپ پریشان ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں' میرے دل میں خیال آتا ہے کہ میرے دونوں بچے محمد اکرم اور محمد اعظم ابھی چھوٹے ہیں۔ ان کو میں خود ہی پڑھاتا' یہ سنکر میرا دل خود مضطرب اور پریشان ہونے لگا آنسو نکل آئے آپ نے

Marfat.com

میرے حال کو دیکھا اپنی طبعت پر زور دیکر اپنی حالت اور کیفیت بدل دی۔ آپ نے فرمایا تو کیوں روتا ہے۔ عرض کی آپ اولاد پڑھانے کے فکر میں ہیں میری تو اولاد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا مولوی گامن خدا تعالیٰ نے تجھے بیٹا دے دیا ہے اس کا نام گل محمد رکھنا۔ پھر عرض کیا حضور دعا فرمائیں کہ مجھے حج نصیب ہو۔ آپ نے فرمایا مولوی گامن جب تک حج نہ کرے گا تو نہیں مرے گا۔ سفر سے واپس دولت کدہ پر تشریف لائے۔ چند ایام کے بعد آپ کا وصال مبارک ہو گیا۔ وصال کے کچھ عرصہ بعد میری بیوی حاملہ ہوئی۔ پھر ایام وضع حمل قریب پہنچے تو عالم خواب میں حضور شاہ جمالی کی زیارت نصیب ہوئی تو ایک بچہ مجھے دکھایا اور فرمایا لو یہ گل محمد آ گیا ہے۔ بیدار ہوا اُٹھا تو مین وقت وضع حمل پایا تو گل محمد پیدا ہوا۔ وہی شکل خواب والی نظر آئی۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر

گرچہ باشد در نوشتن شیرو شیر

پھر موت کے ایام قریب تھے۔ مولوی گامن کے چند رشتہ دار جو اس وقت مکہ شریف میں اقامت پذیر تھے۔ اُنھوں نے مولوی گامن کو حج پہ بلوانے کا انتظام کیا اور پیغام بھیجا کہ مولوی گامن صاحب آپ تیاری کریں۔ ہم آپ کے لئے حج ویزا بھیج رہے ہیں۔ اطلاع آنے پر مولوی گامن ہمارے پاس مشورہ کے لئے آیا۔ تمام موجودہ حاضرین نے کہا! مولوی گامن شیخ کا فرمان صحیح ہو رہا ہے۔ حج پر جانے سے تو ہم نہیں روک سکتے۔ البتہ اب دل یہ مانتا ہے۔

اج فال فراق ڈسیندی اے

متاں یار کنوں نکھڑیندی ہے

آپ حج کرلو گے تو موت اس کے بعد آ پہنچے گی۔ اگر کچھ ایام نہ جاؤ تو یہ حسب فرمان حضرت شاہ جمالی کہ "گامن جب تک حج نہ کرو گے تم نہ مرو گے" کچھ ایام مزید آپ ہمارے ہاں رہ جاؤ۔ بہر حال...... تیاری ہوگئی، حج پر چلے گئے، حج سے واپسی کے کچھ

Marfat.com

ایام بعد مولوی گامن صاحب دار فانی سے دار بقا کو چلے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

8☆ الحاج نور محمد صاحب سکنہ کوٹ مٹھن شریف نے بوقت طالب علمی جبکہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ریتی کے ہاں پڑھ رہے تھے کسی چلہ میں لغزش پائی جس پر وہ مجنون ہوگیا۔ کبھی لڑ پڑتا، کبھی کنواں میں چھلانگ لگا دیتا کبھی کانٹوں میں ننگے پاؤں چلنے لگتا، کپڑے کا ہوش نہیں، ستر عورت کی پرواہ نہیں تا حدیکہ زنجیروں سے جکڑ لیا گیا۔ اس کے والد حاجی امام بخش صاحب کو اطلاع دی گئی وہ اسے باندھ کر بصد مشکل گھر لے گئے کیونکہ وہ عالم جنون میں لوگوں سے لڑ پڑتا تھا، دوا کرتے کرتے تھک گئے، کوئی فرق نہ آیا۔ آخر الامر حضرت شاہ جمالی کی خدمت میں باندھ کر لے آئے چونکہ مذکور الذکر آپ کا مرید پہلے سے ہی ہو چکا تھا۔ تو یہ لوگ بستی سندیلہ پہنچے حضرت کے گھر اطلاع بھجوا دی گئی کہ نور محمد مجنوں ہو چکا ہے آپ کے در دولت پر لائے ہیں آپ فوراً باہر تشریف لائے اور فرمایا میرے نور محمد کو تکلیف ہے؟ کیا ہو گیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ مجنون ہو گیا ہے۔ فرمایا اسے کیوں باندھ رکھا ہے؟ حضور اگر نہ باندھیں تو لوگوں سے لڑ پڑتا ہے۔ فرمایا اسکو کھول دو اس کے والد نے عرض کی حضور چھوڑنا مناسب نہیں یہ لڑ پڑے گا۔ مگر آپ نے امراً فرمایا میاں اسے چھوڑ دو بحسب الامر اس کو چھوڑ دیا گیا۔ قید و بند سے آزاد ہوتے ہی حضرت کی طرف دوڑا اور اسکا والد اسکے پیچھے دوڑا، تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت صاحب سے لڑ پڑے، مگر پھر ہوا کیا؟ سامنے آیا تو آپ نے طمانچہ مار کر فرمایا بنتا عاشق ہے بتاتا راز ہے! طمانچہ رسید ہوا، زمین پر گرا تقدیر بدل گئی گویا وہ طمانچہ نہ تھا۔ ہوش میں لانے کا حیلہ تھا۔ نور محمد گرا۔ پھر اٹھتے ہی لگا کہ اسے اس کے والد نے پکڑ لیا تاکہ کہیں بے ادبی نہ کرے۔ مگر سبحان اللہ! اب مجنون نہ تھا دانا تھا کہا مجھے چھوڑ دو۔ تم میرے باپ ہو اور یہ میرے مرشد کریم کھڑے ہیں۔ ہوش آ گئی ہے، عقل سنبھل گئی ہے، دنیا سنور گئی ہے، پھر آج تک

Marfat.com

تکالیف نہ ہوئی۔

اولیا را تو چہ دانی اے فقیر
میر مانند لا مکاں بیک نظیر

9☆ مولانا محمد ظریف صاحب نے مولانا منظور احمد صاحب فیضی اور مولانا محمد قاسم اکرمی صاحب کی موجودگی میں اس وقعہ کا انکشاف فرمایا۔ کہ زمانہ تعلیم میں حضرت والا کے ساتھ بمقام عمر کوٹ قریب وسندے والی حکیم غلام محمد صاحب کے پاس سفر پر تھا۔ سخت گرمی کا موسم تھا' دوپہر کے ٹائم حضرت نے مجھے امر فرمایا کہ کوزہ میں پانی لاؤ۔ میں نے دیکھا کہ کوزہ میں تقریباً ایک پاؤ یا کچھ کم وبیش پانی موجود تھا۔ میں نے عرض کی کہ حضور اس مختصر پانی پر اکتفا فرمائیں گے آپ نے کریمانہ انداز میں فرمایا لاؤ۔ میں کوزہ لے کر وضو کرانے لگا اور خوب دباؤ سے پانی ڈالنا شروع کر دیا' معلوم ہوتا تھا کہ اب پانی اس کوزہ سے پیدا ہو رہا ہے۔ تو پھر پہلے کی نسبت زیادہ تیزی سے ڈالنا شروع کر دیا اب گویا کہ وہ ایک مستقل چشمہ بن چکا تھا۔ آپ جلدی سے وضو فرماتے ہوئے کہنے لگے' ذرا آہستہ' ذرا آہستہ پانی ڈالو اور مکمل تسلی سے حسب عادت وضو فرمایا' بعد فراغت دیکھا تو پانی پہلے جو تھا' اتنا ہی بچا ہوا ہے' پھر بوقت عصر وضو کا ارادہ فرمایا اور امر کیا کہ پانی لاؤ بحسب الامر پانی لینے گیا مگر ارادۃً بالکل قلیل پانی کوزہ میں ڈال کر لایا۔ لیکن جب وضو کرانے لگا تو وہی ظہر والا معاملہ نظر آیا۔ حیرت زدہ ہو گیا' وضو سے فراغت کے بعد دیکھا تو اتنی مقدار میں پانی بچا ہوا تھا۔

10☆ صوفی فیض محمد صاحب ارائیں سکنہ مانہ احمدانی جو متقی نمازی راستگو آدمی ہیں ایک جماعت کی موجودگی میں فقیر سے خود بیان کرتے ہیں اور سامعین میں سے حافظ محمد اقبال صاحب گلزاری مدرس مدرسہ شاہ جمالیہ فیض آباد اور عزیزی محمد قاسم اکرمی سکنہ غازیگھاٹ اور مولوی عادل محمد صاحب موجود تھے۔ صوفی صاحب کا بیان ہے کہ سندیلہ شریف میں حضرت شاہ جمالی کے مزار اقدس پر بغرض زیارت حاضر ہوا۔

Marfat.com

فاتحہ خوانی کے بعد حضرت صاحب کے پیارے خلیفہ حافظ احمد یار صاحب جو اس وقت بیمار تھے۔ ان کی صحت یابی کی خاطر دعا مانگی اور حضرت صاحب نے ان کی صحت یابی کی بابت عرض کیا تو نہایت شیریں اور پر لطف لہجہ میں اندرون قبر سے آواز سنی فرمایا حافظ صاحب کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ ء عالم دوام ما

11 ☆ قادر بخش موچی سکنہ بھارے والا نزد تھانہ قریشی ضلع مظفر گڑھ بموجودگی مولوی غلام قاسم و دیگر احباب حاضرین محفل ذکر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ جمالی لبستی کا مں سے لبستی چن تشریف لے جارہے تھے۔ آپ کو اونٹنی پر سوار کر کے میں آپکو پہنچانے جارہا ہوں جب تھانہ قریشی نزد دربار حضرت عبداللہ شاہ پہنچے۔ نے کا ٹ دیں تو آپ نے فرمایا قادر بخش! اونٹنی بٹھا دو آپ اتر پڑے اور فرمایا وعلیکم السلام یہ سنکر میں حیران رہ گیا کہ یہ کس کو جواب مل رہا ہے۔ پوچھنے کا ارادہ ہی کیا کہ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ میاں! پیر عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ بمعہ پیر فتح شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزار کے باہر ہی فقیر کی ملاقات کے لیے کھڑے تھے۔ انکے سلام کہنے پر فقیر نے انہیں وعلیکم السلام کہا ہے یہ قصہ اس علاقہ میں معروف ترین ہے۔

12 ☆ قادر بخش خان ڈیسی سکنہ نوشہرہ غربی جو حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کا محب مرید ہے۔ مولوی غلام قاسم صاحب وغیرہ حاضرین جماعت کے سامنے حلفیہ بیان سے ذکر کرتا ہے کہ میرے چند مخالف تھے جو میرے قتل کرنے کے درپے تھے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ مجھے دشمنوں نے گھیر لیا تلوار اور چھریوں کے درپے حملے کئے جس سے میرا پیٹ چاک ہو گیا۔ میں گرا دشمن میرے سینے پر سوار ہو گیا۔ چھری گلے پر رکھ کر کھینچی میرے منہ سے آواز نکلی اے میرے مرشد شاہ جمالی میں بے گناہ آج قتل ہو رہا ہوں۔ بس دیکھا کہ حضرت شاہ جمالی آنکھوں کے سامنے آگئے بظاہر میری لڑکی

Marfat.com

نے دشمن سینہ سوار کو کاندھوں سے پکڑ کر کھینچا تو چھری گلے سے اٹھ گئی اور دشمن پیچھے واقع نشیب میں جا گرا جس سے وہ مبہوت اور مرعوب ہو گیا۔ ساتھ ہی وہ زخمی بھی ہو گیا۔ تو مارے ڈر کے اس نے راہ فرار اختیار کی تو پھر مجھے میری لڑکی اٹھا کر گھر لے گئی۔ دشمن نے سمجھا کہ قادر بخش مر گیا ہو گا۔ مگر شیخ کامل کی نظر پڑی۔ صورت مثالی میں تشریف لا کر روحی تعاون فرمایا تو میری زندگی بچ گئی۔ ہسپتال داخل ہوا، زخم صحیح ہو گئے۔ تا حال ان زخموں کے نشانات پیٹ اور گلے پر موجود ہیں۔ جو اس کے بیان کے مصدق ہیں۔ ان زخموں کے نشانات جو نمایاں ہیں فقیر نے خود بھی دیکھے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

13 ☆ علاقہ بیٹ میتلا میں یہ معاملہ ہوا جسکا شہرہ تمام موضع میں ہے۔ پھر آج 3 جمادی الثانی بروز بدھ ۱۳۹۴ھ کو جب یہ نیاز مند اس علاقہ میں بسلسلہ تبلیغ پہنچا تو وہاں کے کافی لوگوں کی شہادت حاصل ہوئی بالخصوص مولانا عبدالغفور صاحب اور شیخ فتح محمد صاحب وغیرہ۔ انہوں نے عینی شہادت کے اعتبار سے گواہی دی کہ ایک مرتبہ منشی نور محمد کنیرا دعوت کر کے حضرت شاہ جمالیؒ کو بمقام چاہ ویرووالا موضع میتلا لایا تھا پھر اسی مقام پر جام خدا بخش ڈمر سکنہ بستی شماروالا جو حضرت شاہ جمالیؒ کا مرید تھا۔ موضع میتلا میں ایک گھوڑی لیکر حضرت صاحب کی خدمت میں بغرض دعوت حاضر ہوا تو جام خدا بخش کی گھوڑی کی زین اور ساز وغیرہ ایک کٹانہ نے چوری کر لی۔ اب جام خدا بخش حضرت صاحب سے بار بار عرض کر رہا ہے کہ زین چوری ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا تو پھر کیا کریں لیکن جب اس نے بار بار عرض کی تو اچانک آپ طیش میں آ گئے فرمایا چور کی گردن ٹوٹے، لاش میں کیڑے پڑیں گے اب میں کیا کروں تو پھر کیا ہوا۔ اسی دن شام کو وہی کٹانہ اپنے گھر مچھلی لایا گھر والی نے کہا کیسے پکاؤں۔ گھر میں تو جلانے کے لیے لکڑی نہیں۔ لکڑی حاصل کرنے کی غرض سے وہ ایک درخت پر چڑھا، پاؤں پھسلا نیچے گرا گردن ٹوٹ گئی جسکی اطلاع قریبی تھانہ میں دی گئی مگر تھانے دار صاحب باہر

Marfat.com

دورہ پر تھے۔ تین دن تک اسکی انتظار میں لاش پڑی رہی۔ نتیجتاً لاش میں بدبو ہوگئی ولی اللہ کا کہنا سچ ہوا اور مچھلی کھانے سے پہلے ہی مرا۔

14 ☆ مولانا عبدالغفور صاحب کا **کہنا** ہے کہ ایک مرتبہ مجھے سخت بخار تھا۔ حضرت صاحب کا عرس قریب آ چکا تھا بیماری کی مایوسی میں غیر حاضر ہونے کی فکر ہوئی تو اسی اثناء میں اکیلے کمرہ میں رات کو چارپائی پر بیٹھا یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔ یہ اشعار مولانا نسیم صاحب کے ہیں جو حضرت شاہ جمالی کے مخلص اور محب شاگرد تھے۔

زفیض نسبت شاہجمالی

شدم بےخوف ازشان جلالی

زنحر جود عرفان علومش

شدہ پر دامن خلق ازآلی

بدانش فخر فخرالدین رازی

زدینش زندہ تلقین غزالی

جنید وقت شبلی زمانہ

و جودش رشک نسفی و خیالی

فلک ازصیت فضلش پرخروش ہست

ملک گردنداز و کسب کمالی

زفیض اسم رسمش گشت جاری

ینابیع علوم لایزالی

بوعظش صدق بوذر گو نہان است

زآوازش عیاں روح بلالی

نہادش پرزانوار افادہ

عبادتش شدہ شمع لیالی

Marfat.com

کیا دیکھتا ہوں کہ اس کمرہ میں حضرت صاحب آ گئے حیرت زدہ ہو گیا۔ نہ پوچھ یہ کہ نہ پوچھ سکا پھر سو گیا۔ خواب میں پھر زیارت ہوئی فرمایا فکر نہ کرو خیر سے عرس پر پہنچ جاؤ گے صبح اٹھا تندرست تھا' خود چل کر حکیم عبدالرحیم کا بیٹے کے پاس گیا جو حضرت حضور خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی کا مرید تھا۔ اس نے دیکھ کر کہا اب طبیعت بالکل صحیح ہے۔ میں نے کہا عرس پر جا سکتا ہوں کہا عشق کا تقاضا ہے حاضری' مگر حکمت کا تقاضا نہ جانیکا ہے۔ ہاں روکتا نہیں کیونکہ تیرے شیخ کامل اور قطب وقت تھے۔ پھر اس نے حضرت صاحب کی ایک کرامت بھی سنائی اور یہ فقیر اسی دن ہی عرس پر حاضر ہو گیا۔

15 ☆ حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ ملتان شریف حسین آگاہی میں تشریف لائے۔ مولانا پیر حسین بخش نے فرمایا کہ حضور ملتان شریف میں ایک نواب کے لڑکے کو سخت تکلیف ہے اپنا پیشاب پاخانہ کھا جاتا ہے۔ ادویات کر کر عاجز آ گئے ہیں اور عامل و کامل حضرات کی خدمت میں جا جا کر تنگ آ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا انکو بلوالو' تو وہ لوگ اپنے بچے کو لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے ایک ہی نظر سے دیکھ کر فرمایا کانمن' کاغذ قلم' دوات لاؤ تو آپ نے تعویذ لکھ دیا اور آپ نے فرمایا اسکو گلے میں ڈالو۔ مگر خیال کرنا رات کو نہایت ہی بے چین ہوگا۔ مکان سے نکلنے کی کوشش کریگا لیکن تم نہایت ہی دلیری اور جرات مندی سے اسکو مضبوط پکڑ لینا' باہر نہ جانے دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر علی الصبح تندرست ہو گیا۔ اس کو نہلا کر اور صاف کپڑے پہنا کر حضرت کی خدمت میں لائے اور زیارت کرا کے واپس لوٹے۔ پیر حسین بخش صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحب سے عرض کی کہ اس کو کیا تکلیف تھی فرمایا ایسی چیزیں نہیں پوچھی جاتیں۔ فقیر نے تعویذ لکھ دیا اللہ تعالیٰ نے شفا فرما دی۔ بار بار پوچھنے پر آپ نے فرمایا اسکو غیر مسلم شیخ قوم کا جن تھا اس نے قابو میں لیا ہوا تھا جو غلاظت اور گندگی کھاتا تھا اور اس کو تنگ کرتا تھا۔

16 ☆ حافظ احمد یار صاحب سکنہ مانہ احمدانی جن کو حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سے بہت پیار تھا اور حضرت شاہ جمالی اکثر ان کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے اور حافظ صاحب نے مکمل زندگی حق خدمت گذاری ادا کیا۔ ایک مرتبہ مانہ احمدانی میں جب حضرت شاہ جمالی انکے ہاں تشریف فرما تھے حافظ احمد یار صاحب نے جتہ الاذکرتے عرض کیا کہ حضور تمام زندگی ہم نے آپکی غلامی اور خدمت داری میں بسر آپکی خدمت کا صلہ ہمیں کیا ملا۔ ایک عرض مدت سے پیش کر رہا ہوں آج تک وہ بھی پورا نہیں ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا حافظ صاحب ناراض کیوں ہوتے ہو بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو۔ عرض کی میرے بڑے لڑکے نور محمد کی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ دعا فرماؤ کہ اللہ تعالی اسکو اولاد عطا فرماویں۔ آپ جوش میں آ گئے فرمایا کہ اللہ تعالی بچہ دیگا پھر بچہ دے گا' پھر بچہ دیگا' حتیٰ کہ فرمایا جب تک خود نہ کہیں گے کہ اب بچہ نہ ہو تو بچے ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ مشاہدہ' ہم نے خود دیکھا اور حاجی نور محمد کی زبانی کئی مرتبہ سنا کہ شیخ کے فرمان کے مطابق اسی طرح ہوا حتیٰ کہ ہم میاں بیوی نے دعا کی یا اللہ اب اولاد کافی ہے پھر یہ سلسلہ زایندگی اختتام پذیر ہوا۔

17 ☆ مذکور موصوف حافظ احمد یار صاحب سکنہ مانہ احمدانی جو کہ نہایت متقی اور پرہیزگار اور فقیہ تھے اور حضرت شاہ جمالی کے بہت پیارے تھے۔ فرماتے ہیں مانہ احمدانی سے ایک مرتبہ بستی سندیلہ شریف کو جاتے حضرت کی معیت میں ہمسفر ہونے سے مشرف ہو رہا تھا۔ آپ گھوڑی پر سوار تھے اور میں آگے آگے پیدل چل رہا تھا۔ راستے میں خیال آ گیا حضرت صاحب کی گھوڑی کو جانے سے ٹھہرا دیا اور عرض کی حضور ایک مشکل ہے جواب فرماویں فرمایا بتاؤ عرض کیا حضور مشکل سے مشکل سوالات اور فتاوی جات آپکی خدمت میں آتے ہیں جن کے جواب لکھنے یا جواب دینے سے متبحر علماء اور مفتی عاجز ہو جاتے ہیں۔ لا جواب مسائل لوگ آپکی خدمت میں لاتے ہیں بلا تکلف جواب لیکر یا لکھوا کر چلے جاتے ہیں۔ آپ فوراً ہی مسائل حل کر لیتے ہیں یہ علمی کمال ہے یا کیا ہے۔ حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! حافظ

Marfat.com

صاحب یہ بات چھوڑ و آگے چلو میں نے عرض کی حضور ہرگز نہیں چلتا میں ضرور پوچھو نگا۔ بار بار گذارش کرنے کے بعد مجبور ہوکر آپ نے فرمایا حافظ صاحب جو مسئلہ فقیر کو کتاب سے ملتا ہے دیکھ کر بتا تا ہوں جو کتاب میں نہیں ملتا وہ جناب رسالت مآب ﷺ سے پوچھ کر بتا تا ہوں۔

18 ☆ سفر وحضر میں ایک طویل زندگی حضرت شاہجمالی رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی میں رہنے والے نعت خواں مولوی گامن جو کہ متقی صادق زبان پابند صوم وصلوۃ تھے فرماتے ہیں ایک مرتبہ ریاست بہاولپور کے ایک شہر میں حضرت شاہ جمالی دعوت پر تشریف لے گئے۔ جمعہ کا دن تھا آپ نماز جمعہ ادا فرمانے کے لیے شہر کی جامع مسجد تشریف لے گئے۔لوگوں نے جامع مسجد کے مولوی صاحب سے کہا کہ آج آپ نماز نہ پڑھائیں۔ حضرت شاہ جمالیؒ کو مصلیٰ امامت پر جگہ دیویں تاکہ اہل عقیدت کو حضرت صاحب خود نماز پڑھائیں مگر خطیب صاحب ڈٹ گئے کہ نماز میں خود پڑھاؤ نگا۔ ہر چند عوام نے بھی اصرار کیا مگر وہ ماننے پر نہ آیا حضرت شاہ جمالیؒ نے فرمایا کچھ نہ کہو نماز اسکو پڑھانے دو تو پھر امام صاحب نے نماز پڑھانا شروع کی مگر ابھی رکعت اول کی افتتاح قرۃ الحمد میں تھی تو اڑ گیا۔آگے پڑھنے سے زبان ایسی رکی کہ آگے چلنے سے مجبور ہو گیا۔ بالآخر نماز توڑ دی اور حضرت کے قدموں میں گر کر معافی مانگی اور اپنی بے ادبی اور گستاخی سے تائب ہوا پھر مصلیٰ حضرت صاحب کے سپرد کیا۔ بالآخر نماز جمعہ حضرت شاہ جمالیؒ نے اہل عقیدت کو خود پڑھائی۔

19 ☆ شہر احمد پور شرقیہ میں مولوی محمد ظریف صاحب آپکو دعوت کر کے لے گئے تاکہ جامع مسجد میں آپ تقریر اور وعظ فرماویں۔ چند بدعقیدہ لوگوں نے سخت مخالفت کی اسکے بیان پر پابندی کے لیے روابط اور وسائل حاصل کر کے حضرت شاہ جمالی کے بیان پر قانونی پابندی کرادی۔ اسپر مولوی محمد ظریف صاحب نہایت غم زدہ ہوئے جمعہ کی رات کو مولوی محمد ظریف صاحب اسی دکھ میں رو پڑے حضرت شاہ جمالیؒ نے اسکے

Marfat.com

رونے کو برداشت نہ فرمایا۔ فرمانے لگے محمد ظریف روئیں نہیں۔ کل انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ نماز میں خود پڑھاؤں گا۔ صبح جمعہ کے دن حضرت صاحب نے فرمایا جامع مسجد چلو مولوی صاحب نے عرض کیا جمعہ کیسے پڑھائیں گے۔ مخالفین نے تو حکومت سے پابندی کے آرڈر لیے ہوئے ہیں۔ احکامات اسقدر سخت ہیں کہ اگر خطاب کریں تو انکو گرفتار کرلو۔ حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی خوف وفکر کی ضرورت نہیں ہے تم ساتھ چلو۔ ہم چلے گئے حضرت صاحب نے جامع مسجد میں جا کر بیان شروع فرمادیا۔ حکومتی احکامات لیکر پولیس اہلکار بمعہ ہتھکڑی کے گرفتاری کے لیے پہنچ گئے مگر جب آپ نے ابتداء ابھی درود شریف سے ہی فرمائی تھی کہ لوگوں میں ذوق وگریہ شروع ہوگیا حتیٰ کہ خود تھانیدار گرفتاری کے احکامات لیکر آیا تھا۔ اس پر ذوق طاری ہوگیا۔ گریہ کرتے چلاتے فریاد کرتے حضرت صاحب کے قدموں میں آگرا اور رو رو کر کہنے لگا کہ آپ بلاخوف تقریر فرمائیں۔ کس کی جرات ہے کہ آپ کو روک سکے؟ ہم نے فقط مولوی سمجھا تھا مگر یہ تو اہل ولایت ہے۔ یہ تو سراپا محبت ہے۔ پھر حضرت صاحب نے گھنٹہ سے بھی زیادہ وقت تقریر فرمائی جس پر مولوی محمد ظریف صاحب بے حد خوش ہوئے۔

20 ☆ شیخ محمد بخش صاحب ابھی مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے۔ عالم کفر میں حضرت صاحب کی خدمت میں عقیدۃً حاضری دیتے اور حضرت شاہ جمالی کی محفل وعظ میں پرسرور ہوتے بلکہ عالم ذوق میں گریہ وزاری کی کیفیت ہوتی تھی۔ اسی عالم میں اندرون نورِ اسلام سے سینہ منور ہوگیا مگر رشتہ داروں کے عتاب سے خائف تھے۔ جس کی وجہ سے اظہار ایمان پر جرات نہ ہوتی۔ اگرچہ اہل علاقہ اور رشتہ داروں کے ہاں روشن ہوگیا تھا کہ محمد بخش اہل اللہ کی صحبت سے مکمل اثر پذیر ہو چکا ہے۔ اختلافات بڑھتے گئے۔ حالات قابو سے باہر ہوتے گئے مگر تاہم اظہار اسلام پر دل آور نہ ہوتے۔ اسی حال میں ایک عرصہ گزر پایا۔ ان حالات کے پیش نظر شیخ محمد بخش کے

Marfat.com

محسن و رفیق حاجی امام بخش صاحب بار بار حضرت شاہجمالی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہی رہے تاکہ یہ شخص اظہار ایمان کے لیے جرات پذیر ہو مگر پھر بھی حال ایک ہی حالت میں رہا۔ آخر کار ایک دن بستی چشتیاں ضلع مظفر گڑھ میں حضرت شاہجمالیؒ ایک جلسہ میلادیہ میں خطاب کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ ادھر شیخ محمد بخش جنگلات اور دریا کا سفر پار کرتے' اسی جلسہ میں حضرت صاحب کی زیارت کو آ پہنچا تو حاجی امام بخش نے جوش میں آ کر حضرت صاحبؒ سے عرض کی کہ مدت سے دعا کراتے رہے۔ کوئی اجابت نہ ہوئی۔ آخر اس نوجوان کا کیا جرم ہے۔ بیچارہ طویل راہوں کو عبور کر کے حاضری بھی دیتا ہے مگر تا حال اظہار ایمان نہیں ہوا۔ اس بات کو سن کر حضرت صاحبؒ بھی جوش میں آ گئے' فرمایا حاجی صاحب آج انشاء اللہ جب تک بر سر عام یہ شخص کلمہ طیبہ نہ پڑھے گا' یہ فقیر اپنے وعظ اور بیان کو ختم نہ کرے گا۔ نماز بعد میں پڑھوں گا' بہ روایت مفتی عبدالغفور صاحب کہ اس دن میں اسی جلسہ میں موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ولیؒ کی کرامت کا اظہار حبس شمس سے کر دیا' سورج غروب ہونے کے قریب لگا مگر رک گیا۔ بیان طویل ہوا' ادھر شیخ محمد بخش فرط محبت میں گڑ گڑا کر رو رہا ہے۔ عالم وجد ہے آ کر الامر جب تک شیخ صاحب نے کلمہ نہ پڑھا' سورج رکا ہی رہا۔ اطمینان کے ساتھ حضرت نے کلمہ طیبہ پڑھایا۔ شرفِ بیعت سے بھی نوازا پھر نماز عصر ادا فرمائی' اس کے بعد سورج غروب ہوا۔

جھلکیاں

حضرت شاہ جمالی صاحبؒ کے چند مکتوبات یا تحریرات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں تاکہ ان کے نظریات اور اعتقادیات مکمل روشن ہو سکیں اور ان کے مکتوبات سے عقائد کے بارے میں اقتباسات پیش کیے جا سکیں۔

☆☆☆☆

Marfat.com

اقتباس اول

بظاہر فقر و تنگدستی کے باوجود ہر سال حضور سرکار دو عالم کا میلاد شریف ایک عظیم خرچ پر مشتمل فرمایا کرتے تھے جس کی تصریح آپ کے ایک مکتوب میں یوں ہے

دعا نمایند کہ قرض خواہاں ازبس تنگ شدہ تنگ کردہ اند حتیٰ کہ رگھو رام برائے نوٹس کردن تیار (ھو المستعان وعلیہ التکلان) جلسہ میلاد بحد عمدگی تمام شدہ باقریب بورہ دقیق غلہ گندم و دو گاؤ و چہار بکار آمدہ از خمیس تا شنبہ مخلوق جوق در جوق ماندہ مولود خوانی عمدہ شدہ الحمد للہ علی ذلک۔ یعنی تنگ دستی کی وجہ سے قرض خواہوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ رگھو رام نوٹس دینے کیلئے تیار ہے (ھو المستعان وعلیہ التکلان) ہاں جلسہ عید میلاد النبی ﷺ نہایت عمدگی سے ہوا۔ قریب بورہ (آٹھ من) آٹا اور دو گائے اور چار بکریاں خرچ ہوئیں۔ خمیس سے سنیچر تک ہجوم در ہجوم لوگ جمع ہوتے رہے۔ مولود خوانی عمدہ ہوئی الحمد للہ علی ذلک۔

اصلی مکتوب

یعنی آپ کے خود دست نوشت خط کا عکس بطور تبرک اور سند پیش ناظرین ہے۔

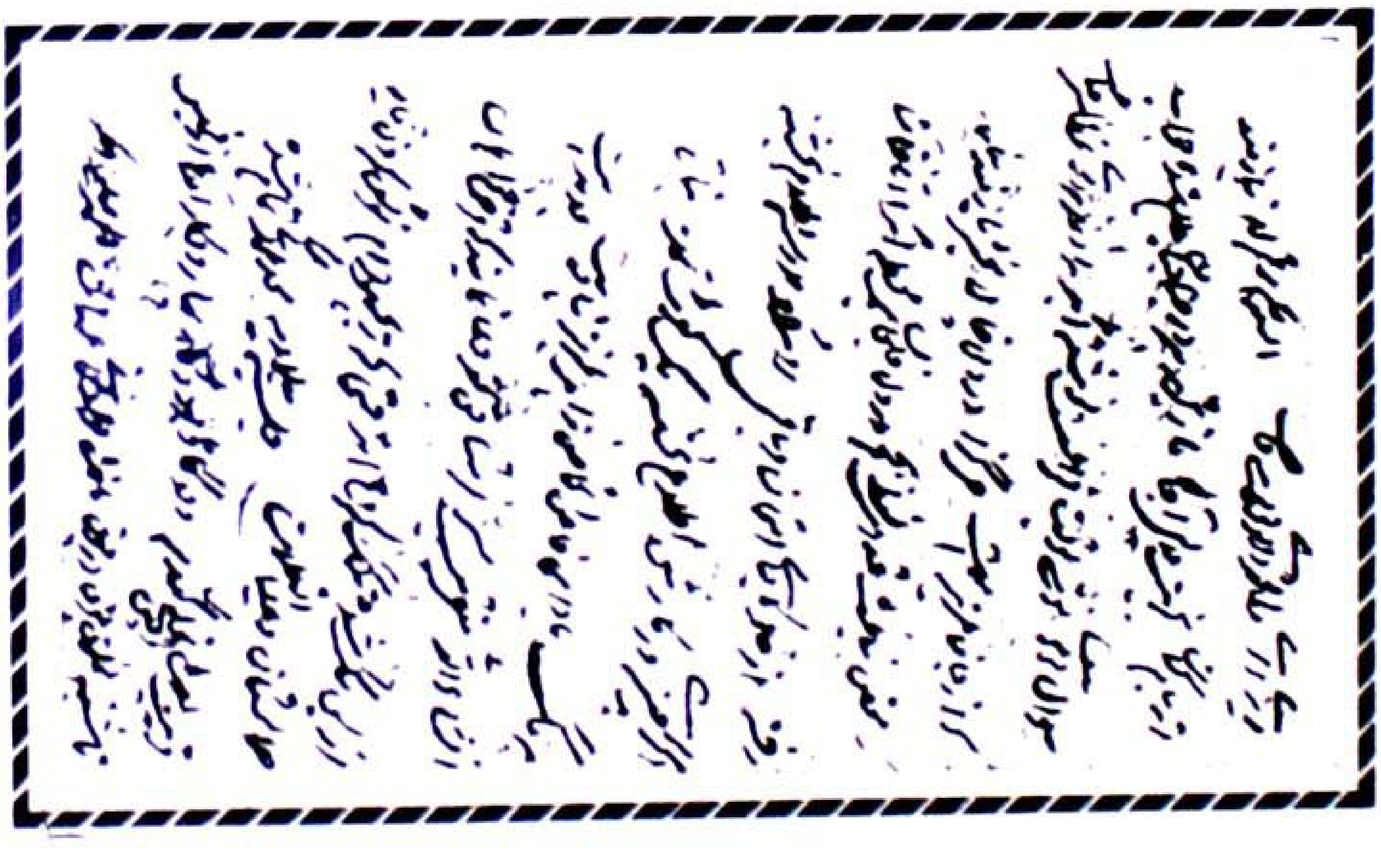

Marfat.com

اقتباس ثانی

خزانہ نبوت کے قائل اور خزانہ نبوت سے شفا حاصل ہونے کے قائل تھے جس کی تصریح آپ کے ایک مکتوب میں یوں ہے۔

"بدعایا دفر مایند که از خزانه
محبوب مدنی علیه السلام
نسخه شفا عطا شود"

یعنی دعا فرمائیں کہ محبوب مدنی علیہ السلام کے خزانہ سے شفاء کا نسخہ مل جائے۔ اصلی مکتوب کا عکس بطور تبرک وسند پیش ناظرین ہے۔

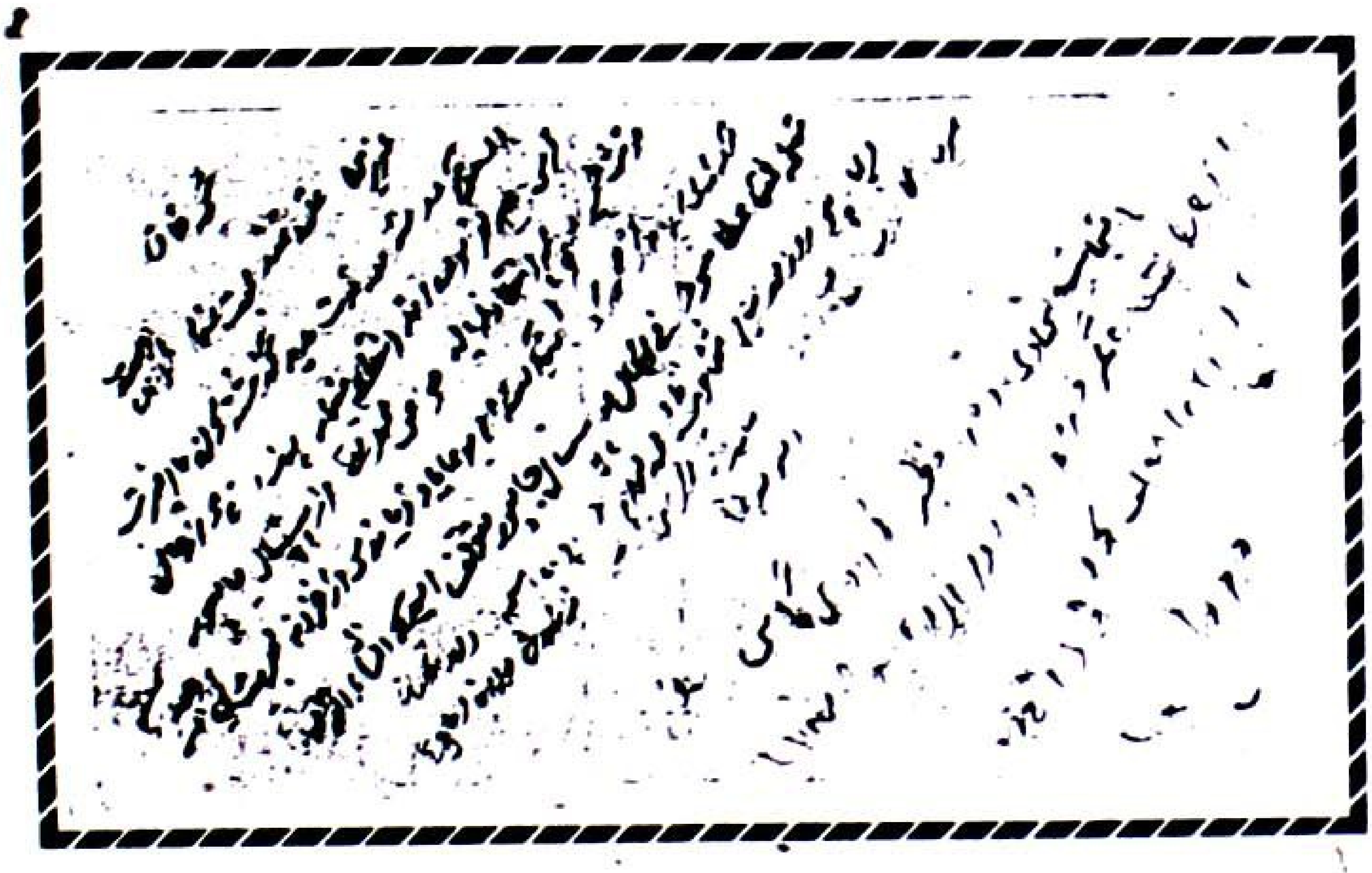

اقتباس ثالث

بزرگانِ دین کے اعراس پر شمولیت فرمایا کرتے تھے اور پھر صاحب مزار کے فیوضات کے قائل تھے اور اعراس بزرگان کے جواز کے بھی قائل تھے جس کی تصریح آپ کے ایک مکتوب میں یوں ہے کہ:

"اگر رضائے مولا میسر شد انشاء
اللہ تعالیٰ بعرس حضرت

Marfat.com

خواجہ اجمیری صاحب
قدس سرہ و افاض اللّٰہ علینا
فیوضاتہ حاضر شدہ"

یعنی اگر رضاءِ مولا میسر ہوئی تو انشا اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ اجمیری صاحب قدس سرہ کے عرس پر (اللہ تعالیٰ ان کے فیوضات سے مستفید فرمائے۔ آمین) حاضر ہوں گا۔ اصلی مکتوب یعنی آپ کے خود دست نوشت خط کا عکس بطور تبرک و سند پیش ناظرین ہے۔

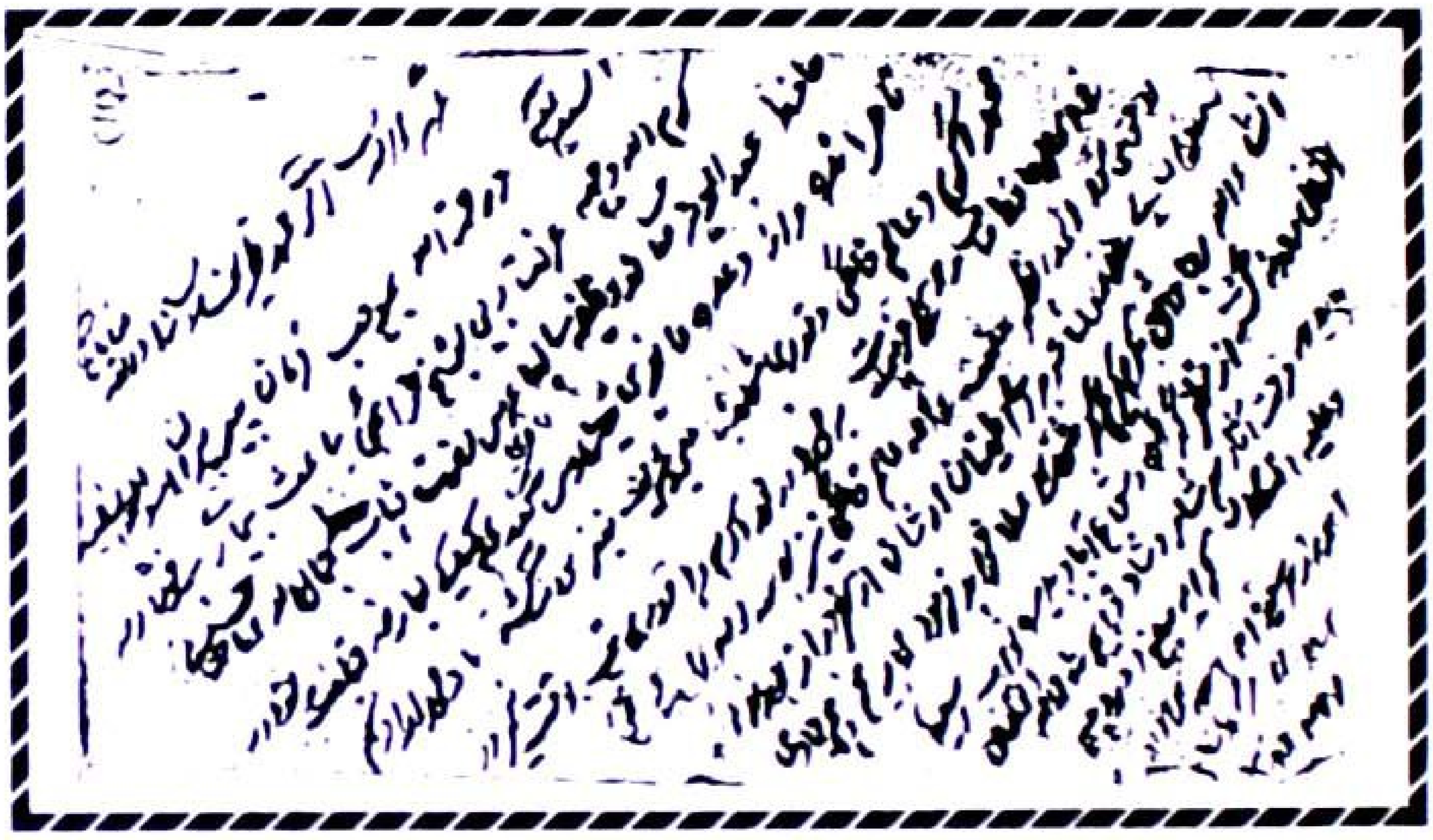

اقتباس رابع

عرس بزرگانِ دین کو سالانہ وظیفہ ہی تصور فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس کی تصریح آپ کے ایک مکتوب میں یوں ہے۔

باعثِ بیماری برخوردار حافظ عبدالعزیز صاحب از وظیفہ سالہا حاضری عرس حضرت جناب حافظ جمال اللہ علیہ الرحمۃ قاصر ماندہ۔

یعنی حافظ عبدالعزیز کی بیماری کی وجہ سے سالانہ وظیفہ عرس جناب حافظ جمال اللہ ملتانی سے قاصر رہا ہے۔

Marfat.com

اصلی مکتوب

خود دست نوشت خط کا عکس بطور تبرک و شہادت پیش ناظرین ہے۔

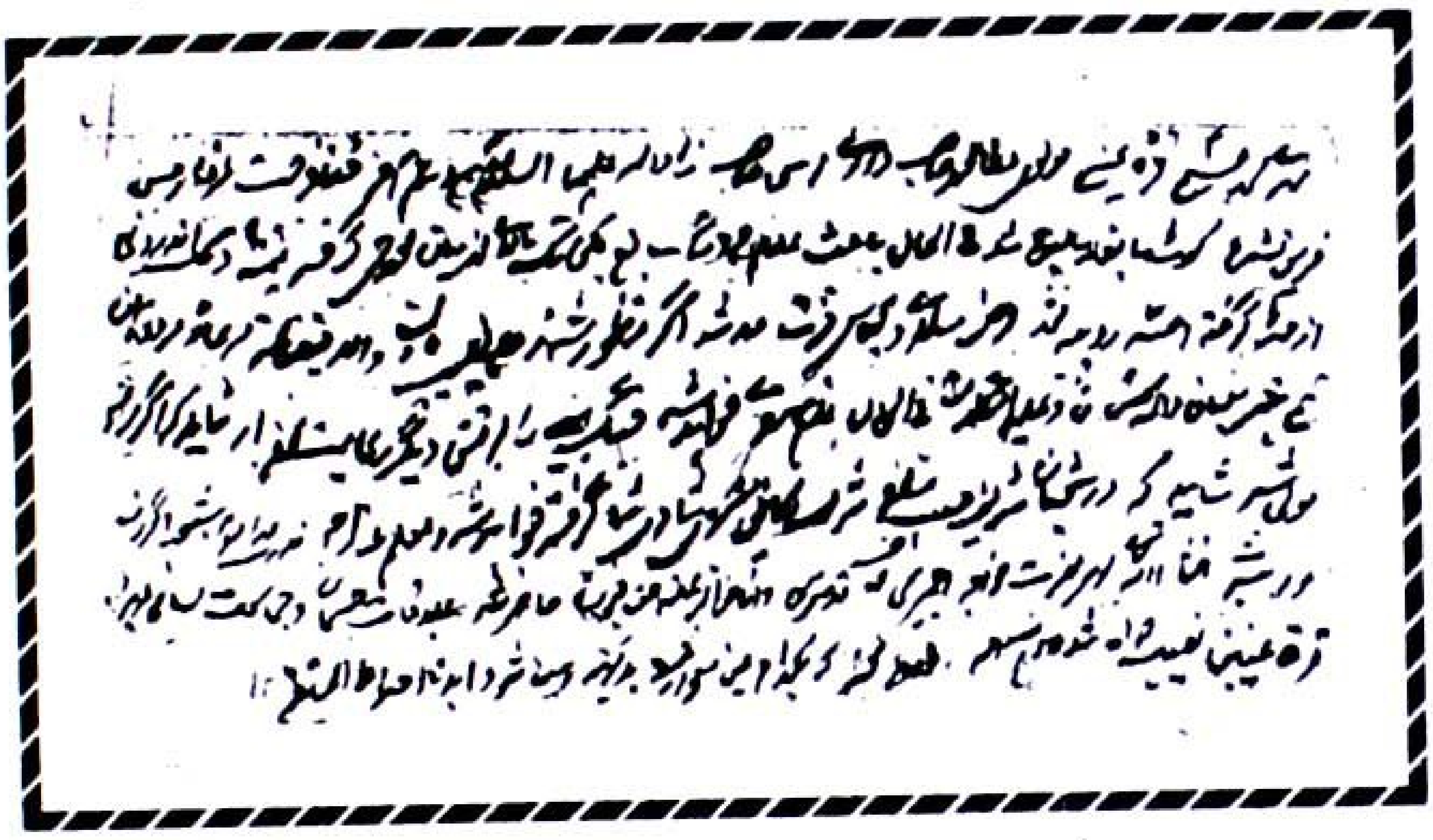

اقتباس خامس

زیارتِ قبور بزرگانِ دین کو باعث شرف سمجھتے تھے جس کی تصریح آپ کے ایک مکتوب میں یوں ہے۔ باز ار ملتان شریف از زیارات مشرف شدہ یعنی کہ ملتان میں زیارات سے مشرف ہو کر واپس مظفر گڑھ آیا۔

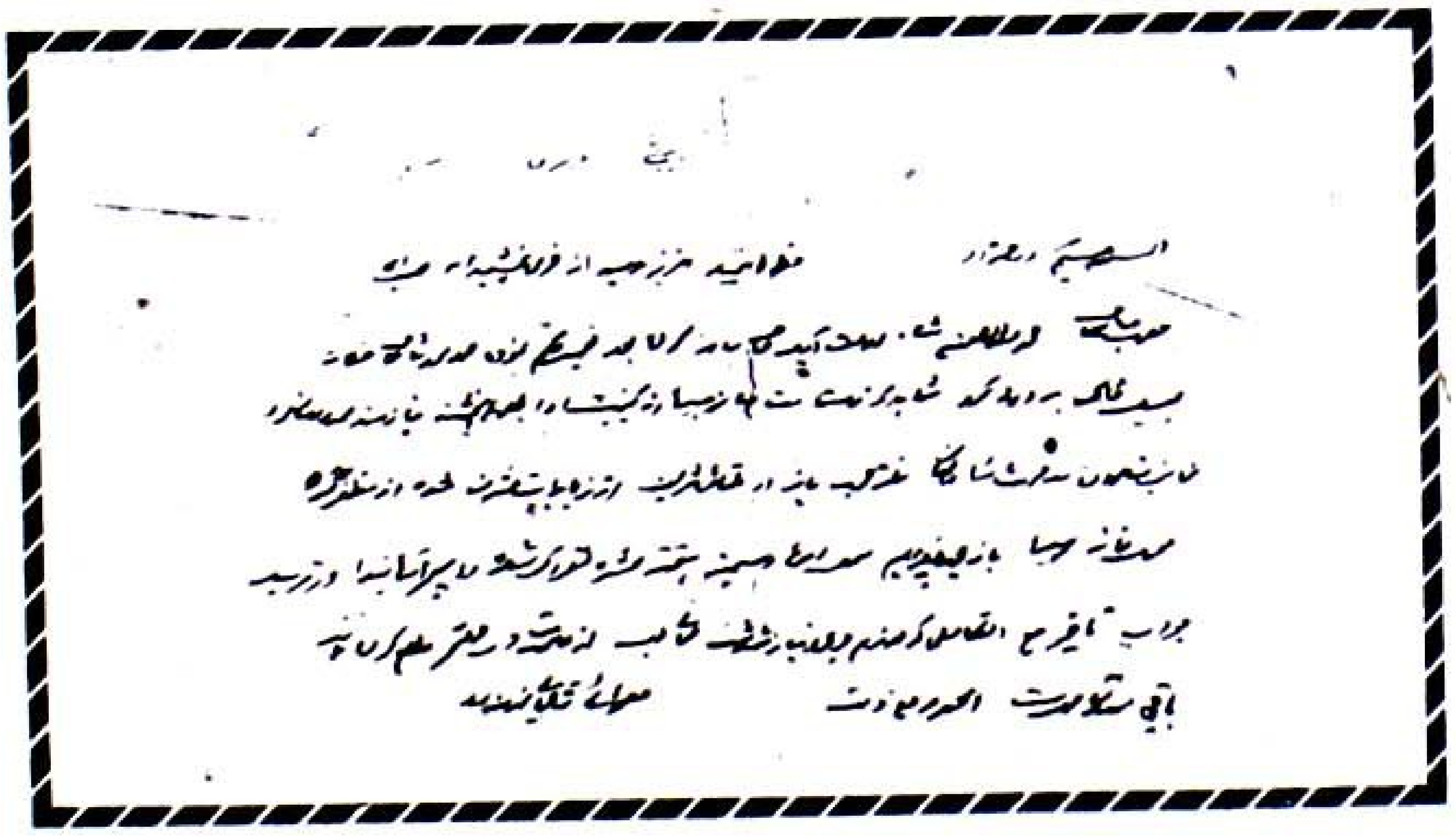

☆☆☆☆

Marfat.com

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاۗءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

☆☆☆☆

ضمیمہ کتاب

جس میں حضرت پیر

محمد اکرم شاہ جمالی مدظلہ العالی

نے عالمانہ تحقیق سے مقام ولایت اور کرامت

اولیائے کرام کو کتاب وسنت کی روشنی میں ایک

اچھوتے اور دلنشین انداز میں تفویض قلم فرمایا ہے

بسعی و اهتمام

محمد آصف اکرمی کینال کالونی، ڈیرہ غازی خان۔فون 462615

☆ الناشر ☆

اراکین شاہ جمالی ٹرسٹ تعلیم الاسلام پاکستان

Marfat.com

ضمیمۃ الکتاب فی اثبات الکرامات

جاننا چاہیے کہ کرامات اولیاء حق ہیں جس پر قرآن اور احادیث صحاح سے بیشمار واقعات اور دلائل موجود ہیں اور اسی پر اجماع امت ہے۔ قال النبھانی ان کل ما کان معجزہ لنبی یجوز ان یکون کرامۃ لولی ، جامع کرامات اولیاء ص ۱۶، ج ا۔ یعنی ہر وہ چیز جو نبی کے لیے معجزہ ہوتی ہے ولی کے لیے وہ کرامت ہو سکتی ہے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون لھم البشرٰی فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ لا تبدیل لکلمٰت اللّٰہ ، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، خبردار بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غم کھاتے ہیں۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیز کیا۔ انہیں دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی میں خوشخبری ہے، اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔

چونکہ اولیاء اللہ بظاہر ہر انسان کی مثل ہونے کے باوجود صاحب مراتب اور بامر الٰہی تصرفات کے مجاز ہوتے ہیں اس لیے جب اللہ تعالیٰ نے ان کی منزلت اور رفعت کا ذکر کرنا تھا تو معنوی مثل ہونے کے وہم کو دور کرنے کے لیے لفظ تنبیہ سے اس مضمون کا افتتاح فرمایا۔ حکم ہوا الا یعنی خبردار! اے غافلو ہوشیار ہو جاؤ، مماثلت صوری پر نظر ڈالنے کے باوجود شان امتیازی ملحوظ خاطر رکھو، جوہر بھی پتھر ہے اور عام پتھر بھی پتھر ہے مگر ان دونوں میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ اس طرح عام انسان بھی انسان ہیں اور اولیاء اللہ بھی انسان ہیں مگر ولی کی شان ارفع و اعلیٰ ہے۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

Marfat.com

شیر آں باشد کہ مرد او را خورد
شیر آں باشد کہ مردم را درد

آمدم برسر مطلب: لَھُمُ البُشریٰ کی تفسیر میں علامہ صاوی لکھتے ہیں

قِیلَ البُشریٰ فِی الحیوٰۃِ الدُّنیا ظُھُورُ الکرامَاتِ وقضاءُ الحوائجِ ص ۱۶۷۔ یعنی لَھُمُ البُشریٰ سے اس دنیا میں اولیاء اللہ کے لیے اظہار کرامات اور مخلوق کی حاجتیں پوری کرنا ہی مراد ہے۔ چنانچہ اس معنی پر واقعہ قرآنی۔ ولی سلیمانی حضرت آصف بن برخیا شاہد ہے۔ قرآن پاک میں ہے وَقَالَ الَّذِی عِندَہٗ عِلمٌ مِّنَ الکِتٰبِ اَنَا اٰتِیکَ بِہٖ قَبلَ اَن یَّرتَدَّ اِلَیکَ طَرفُکَ ۔ جبکہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام بیت المقدس میں قیام پذیر تھے اور بلقیس کا تخت سبا میں تھا۔ دو ماہ کے سفر کا فاصلہ تھا مگر اللہ کے ولی نے دو ماہ کے سفر کے راستہ کو طرفۃ العین میں طے کر کے اظہار کرامت فرمایا، تخت سبا سے اٹھا کر پیش کر کے دکھا دیا کہ یہ کام اگرچہ عام انسانوں سے نہیں ہو سکتا مگر اللہ کے ولی نے کر دیا۔ عام انسان ایسا کرنے سے عاجز و قاصر مگر ولی اللہ کے لیے ثابت، قرآن سے ثابت ہوا کہ ولی اور نبی باذن اللہ یعنی بہ امداد قدرت سے ایسا کام کر سکتے ہیں جو غیر کے لیے غیر ممکن ہو۔ چنانچہ جناب عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اَنِّی اَخلُقُ لَکُم مِّنَ الطِّینِ کَھَیئَۃِ الطَّیرِ فَاَنفُخُ فِیہِ فَیَکُونُ طَیرًا بِاِذنِ اللہِ (قرآن) یعنی مٹی سے پرندوں کی شکل بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں تو مٹی کے بوتہ میں سانس آ جاتا ہے اور مادر زاد اندھے کو بینا کر دیتا ہوں اور کوڑھ والوں کو شفا دیتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔

یہ سب کچھ نبی سے باذن اللہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح قرآن پاک میں ہے حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام کا کشتی توڑنے کی بابت کل آنے والے واقعہ (غیب) کی خبر دینا اور بچے کو مار کر اس کی تقدیر کا بیان کرنا اور دیوار بنا کر چھپی چیز کی خبر دینا یہ سب

Marfat.com

کچھ اظہار کرامت تھا۔اس لیے کرامات اولیاء کا اقرار ضرورت دین سے ہے۔ورنہ ان تمام واقعات پر تاویل تشکیک کی گنجائش پیدا ہوگی جو قرآن پر یقین کے منافی ہے۔ اسی لیے شرح عقائد میں یوں بیان کیا گیا ہے کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ۔ اولیاء کی کرامات حق ہیں۔وَ قَالَ وَ الدَّلِیْلُ عَلٰی حَقِیَّۃِ الْکَرَامَاتِ مَا تَوَاتَرَ مِنْ کَثِیْرِ الصَّحَابَۃِ وَ مَنْ بَعْدَھُمْ بِحَیْثُ لَا یُمْکِنُ اِنْکَارُہٗ ۔یعنی کرامت کے حق ہونے کی دلیل پر وہ واقعات ہیں جو کثیر صحابہ سے اور ان کے بعد سے بالتواتر ثابت ہوئے ہیں۔یہاں تک کہ انکار ممکن ہی نہیں ہے۔ وَ قَالَ وَ الْکَرَامَۃُ عَلٰی طَرِیْقِ نَقْضِ الْعَادَۃِ لِلْوَلِیِّ مِنْ قَطْعِ الْمَسَافَۃِ الْبَعِیْدَۃِ مِنَ الْمُدَّۃِ الْقَلِیْلَۃِ وَ ظُھُوْرِ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ وَ اللِّبَاسِ وَ الْمَشْیِ عَلَی الْمَاءِ وَ الطَّیَرَانِ فِی الْھَوَاءِ وَ کَلَامِ الْجِمَارِ وَ الْعُجْمَاءِ وَ انْدِفَاعِ الْمُتَوَجِّہِ مِنَ الْبَلَاءِ وَ کِفَایَۃِ الْمُھِمِّ عَنِ الْاَعْدَاءِ وَ غَیْرِ ذٰلِکَ مِنَ الْاَشْیَاءِ ۔یعنی کرامت خرق عادت ولی کے لیے جیسے بعید سفر کا قلیل وقت میں قطع کرنا اور بوقت ضرورت کھانے پینے اور لباس کا ظہور ہونا اور پانی پر چلنا اور ہوا میں اڑنا اور جمادات اور بے زبانوں سے کلام کرنا اور آنے والی مصیبت کو ٹالنا اور اعداء کی طرف سے تکلیف کو ختم کرنا وغیرہ وغیرہ حق ہے۔

یہ سب کچھ کرامات ہی ہیں جن کے متعلق صحیح واقعات قرآن اور احادیث اور روایات معتبرہ سے شاہد ہیں۔اسی لیے امام فخر الدین رازیؒ نے بھی تفسیر کبیر میں آیت قرانیہ: وَ تَرَی الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ کَھْفِھِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُھُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ الی آخرہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔اِحْتَجَّ اَصْحَابُنَا الصُّوْفِیَّۃُ

Marfat.com

بِھٰذِہ الآیۃِ عَلٰی صِحَّۃِ الْقَوْلِ بِالکَرَامَاتِ کہ اس آیت سے ہمارے صوفیائے کرام نے صحت قول کرامات پر دلیل پیدا فرمائی ہے۔

ان دلائل کے بعد فقیر صحت کرامات کی بابت بغیر کسی بسط کے حقیقۃ الامر کی جانب اشارہ کرنا چاہتا ہے۔ بخاری شریف ص ۹۶۳ پر یوں ہے وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّتُہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطُشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَلَئِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ نفل عبادت کرتے کرتے میرا قرب حاصل کر لیتا ہے تو میں اس سے پیار کر لیتا ہوں پھر میں اس کے کان، آنکھیں، ہاتھ، پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ تصرف کرتا ہے اور اگر مجھ سے سوال کرے تو ضرور بالضرور اس کو دیتا ہوں۔ ولی کا سوال مسترد ہونا خداتعالیٰ کے خلف وعدہ کا مقتضی ہے جو بالکل ناجائز ہے کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط۔ بخاری شریف میں ص ۹۶۳ حاشیہ ۲ پر لکھا ہے وَفِی التَّوْشِیْحِ اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ مَنْ یُعْتَدُّ بِقَوْلِہٖ عَلٰی اَنَّ ھٰذَا مَجَازٌ وَکِنَایَۃٌ عَنْ نُصْرَۃِ الْعَبْدِ وَتَائِیْدِہٖ وَاِعَانَتِہٖ حَتّٰی کَاَنَّہٗ سُبْحَانَہٗ یَتَنَزَّلُ نَفْسَہٗ مِنْ عَبْدِہٖ مَنْزِلَۃَ الْاٰلَاتِ الَّتِیْ یَسْتَعِیْنُ بِھَا وَلِھٰذَا وَقَعَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَبْطُشُ وَبِیْ یَمْشِیْ۔ یعنی معتبر علماء نے اس کے معنی پر یوں اتفاق کیا ہے کہ اس سے مراد ولی کے لیے اللہ کی مدد، تائید اور اعانت ہے گویا اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو متصرف کر کے ولی کے ان آلات اربع میں ظہور فرماتا ہے جن سے ولی استعانت حاصل کرتا ہے، اس لیے ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ وَبِیْ یَسْمَعُ اِلٰی آخرہ یعنی میرا ولی مجھ سے سنتا ہے اور

Marfat.com

مجھ سے دیکھتا ہے اور مجھ سے پکڑتا ہے اور مجھ سے چلتا ہے۔ وَھٰکَذَا فِی اشعۃ اللمعات لِشرح المشکوٰۃ ص۱۹۴۔ معلوم ہوا ولی مظہرِ خدا بن جاتا ہے، یہ مقام اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط

اولیاء آئینہ ذات حق اند

اولیاء مرأت نورِ مطلق اند

وَزَادَ اَحْمَدُ عَنْ عَائِشَۃَ وَفُوَادَہُ الَّذِیْ یَعْقِلُ بِہٖ وَلِسَانَہُ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِہٖ۔ بخاری ص۹۶۳ ج۲، و اشعۃ اللمعاۃ ص۱۹۴ ج۲، یعنی میں اپنے ولی کا دل ہو جاتا ہوں جس سے وہ ادراک کرتا ہے اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

علامہ نبہانی اس کی تشریح یوں لکھتے ہیں کہ جب کوئی بادشاہ اپنے کسی بندے کو خاص کر کے اپنے قرب میں جگہ دیتا ہے تو وہ جو کام کرتا ہے بادشاہ کا متصور ہوتا ہے کیونکہ یہ اس کا غیر نہیں ہے نیز جو وہ کرسکتا ہے اس کا غیر نہیں کرسکتا تو اعظم الملوک ربِ العالمین جس بندے کو سریرِ قرب پر بٹھاتا ہے اور بندہ واصل باللہ ہوتا ہے اور حجاب بُعد مرتفع ہوتے ہیں تو ایسے حال میں اظہارِ کرامات کوئی امر بعید نہیں یہ قوت خداداد ہوتی ہے، اور کہا! فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰہِ سَمْعًا لَہٗ سَمِعَ الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَصَرًا لَہٗ رَاَی الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّوْرُ یَدًا لَہٗ قَدَرَ عَلَی التَّصَرُّفِ فِی الصَّعْبِ وَالسَّھْلِ وَالْبَعِیْدِ وَالْقَرِیْبِ۔ جامع کرامات اولیاء ص۳۰ ج۱۔ یعنی جب اللہ کا نور اس کے کان بنتا ہے تو پھر ولی قریب اور بعید سنتا ہے اور جب آنکھ بنتا ہے تو قریب اور بعید دیکھتا ہے

Marfat.com

اور جب ہاتھ بنتا ہے تو تخت اور آسمان، قریب اور بعد کے تصرفات پر ولی قادر ہوتا ہے۔ ولہذا قال علیؓ بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ واللہ ما قلعت باب خیبر بقوۃ جسدانیۃ ولکن بقوۃ ربانیۃ۔ جامع کرامات اولیاء ص ۳۰۔ یعنی حضرت علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم خیبر کا دروازہ میں نے اپنی طاقت سے نہیں توڑا بلکہ رب تعالیٰ کی طاقت سے توڑا۔ اسی پر واقعات اور حکایات مشتمل بالکرامات احادیث معتبرہ سے بے شمار ہیں جن کا انحصار اس مختصر رسالہ میں ناممکن ہے البتہ آلات اربع سے صادر ہونے والے چند واقعات تسطیر قلم ہیں۔

قوت سامعہ

کنز العمال میں ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ جبرائیل اور نبی کریم ﷺ کی سرگوشیوں کو بھی سن لیتے تھے۔ ھکذا فی کرامات الصحابہ۔ ص ۱۶، اس طرح درس قرآنی واقعہ سلیمانی ہے کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے دور سے چیونٹی کی آواز سن لی تھی جس پر آیت قرآنی فتبسم ضاحکا من قولھا، شاہد ہے۔

قوت باصرہ

حضرت فاروق اعظمؓ کا دور سے حضرت ساریہ کو فرمانا، یا ساریۃ الجبل پھر وہاں عباداللہ کا فاروق اعظمؓ کی آواز سننا۔ مشکوٰۃ ص ۵۴۶، پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اپنی لڑکی ام المومنین حضرت عائشہؓ سے فرمانا کہ تم میرا مال دو بھائیوں اور بہنوں میں تقسیم کرنا۔ انھوں نے عرض کی اباجان بہن تو میری ایک صرف حضرت اسماء ہے، آپ نے فرمایا بنت خارجہ جو حاملہ ہے ان کے پیٹ میں مجھے لڑکی دکھائی دے رہی ہے فولدت ام کلثوم۔ کہ پھر ام کلثوم پیدا ہوئی۔ تاریخ الخلفاء ص ۶۱

Marfat.com

اور کرامات صحابہ ص ۱۲۔اسی طرح درس قرآن ہے اللہ کے نبی جناب عیسیٰ نے قوم کے سامنے اعلان فرما کر دعویٰ فرمایا کہ وَ اُنَبِّئُكُم بِمَا تَأكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُم ۔کہ جو چیز کھاتے ہو اور جو چھپا نے گھروں میں چھپاتے ہو اس کی بابت تمہیں بتاتا ہوں۔اسی طرح قصہ نجاشی بادشاہ پر قرآن شاہد ہے کہ جب نجاشی اور اس کے درباری رورہے تھے اور ادھر ہمارے نبی ﷺ ان کو دیکھ رہے تھے جس پر لفظ تَرىٰ اَعْيُنَهُم تَفِيضُ مِنَ الدَّمعِ ۔شاهد هے هكذا قيل۔

قوتِ ادراکیہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے وصال کے متعلق اپنی زندگی میں فرمادیا کہ سوموار کی شام منگل کی رات کو میرا وصال ہوگا، بخاری ص ۱۸۴۔اسی طرح درس قرآنی واقعہ سلیمانی شاہد ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کے آنے سے پہلے خداداد علم سے خبر فرمادی کہ قَبلَ اَن يَأتُونِي مُسلِمِينَ ۔کہ جب بلقیس دربار سلیمان میں آئے گی تو وہ تمام مسلمان ہو کر آئیں گے۔

قوتِ کلامیہ

حضرت فاروق اعظمؓ نے دریائے نیل کی جانب مصریوں کے لیے رقعہ لکھ دیا۔ خشک دریا نے اطاعت کی اور پانی بہنے لگا۔تاریخ الخلفاء ص ۹۰/۹۱ و کرامت صحابہ ص ۳۹۔اسی طرح درس قرآنی قصہ حضرت ابراہیمؑ ہے کہ جب مردوں کو بلایا تو مردگان آپ کے بلانے پر زندہ ہو گئے۔آیت ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ط یعنی رب تعالیٰ نے فرمایا اے میرے خلیل تم مردہ اور قیمہ شدہ پرندوں کو بلاؤ تمہارے بلانے پر زندہ ہو کر تمہارے پاس آجائیں گے۔دعوت ابراہیم مردگان کے لیے حیات کا مژدہ لائی۔اسی طرح قرآن مجید شاہد ہے کہ کلام تو درکنار فقط

Marfat.com

پھونک مارنے سے حضرت عیسیٰؑ مٹی کے بتوں اور جامد پرندوں میں روح پیدا فرما دیتے تھے جس پر اَنِّی اَخْلُقُ لَکُمْ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَانْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ شاہد ہے۔

اسی طرح ان تمام حالات پر بیشمار واقعات معتبرہ اور صحیحہ موجود ہیں جو کتب احادیث وغیرہ سے ثابت ہو کر حدِ تواتر تک پہنچ چکے ہیں۔

جاننا چاہیے

کہ ولی اللہ وصال کے بعد بھی باذن اللہ قبور سے فیض دے سکتے ہیں اور آنے والوں کے سلام کا جواب بھی دے سکتے ہیں۔ قرآن شریف میں ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً۔ یعنی جس مرد یا عورت نے عمل صالح کیا اور مومن رہا، ہم اس کو پاکیزہ زندگی دیتے ہیں۔ یہ حیات طیبہ عالم برزخ کی حیات بھی ہے۔ روح المعانی ۲۲۶، ج ۸۔ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ھِیَ حَیٰوۃٌ فِی الْبَرْزَخِ۔ یعنی حیات طیبہ عالم برزخ کی حیات ہے صاوی ص ۲۷۴، جلد ۲۔ وَقِیْلَ الْحَیٰوۃُ الطَّیِّبَۃُ تَحْصُلُ فِی الْقَبْرِ۔ یعنی یہ حیات طیبہ قبر میں حاصل ہوتی ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۴ میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ پاک میں قبر مبارک کی زیارت کو جاتی اور بغیر پردہ جاتی اور کہتی کہ اس میں میرا خاوند اور باپ ہی ہیں مگر جب حضرت عمرؓ دفن کیے گئے تو پردہ کر کے جاتی۔ حَیَاءً مِنْ عُمَرَ۔ یعنی حضرت عمرؓ سے حیاء و شرم کی وجہ سے۔ معلوم ہوا، ام المومنین بھی اپنے عقیدہ میں اہل قبور نبی اور صالحین کو اپنی قبروں میں مثل بت نہیں سمجھتی تھیں بلکہ قبر سے ان کو دیکھنے والا سمجھ کر رخ پر پردہ ڈال لیتی تھیں۔ اسی طرح واقعہ قرآنی کہ حضرت صالح نے خود مردہ کفار سے خطاب فرمایا۔ یہ سماعِ موتی کی دلیل ہے۔ آیت قرآنی قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسَالَۃَ رَبِّیْ۔ شاہد حال ہے کیونکہ حضرت

Marfat.com

صالح علیہ السلام جب ان سے یہ فرما رہے تھے تو ان کی حالت قرآن پاک میں تو اللہ نے یہ بیان فرمائی کہ جثمین یعنی مردہ ہو کر منہ کے بل پڑے تھے۔ "ھکذا فی جلالین فی تفسیرہ بارکین علی الرکب میتین"۔ یوں ہی ہاشم بن عمری فرماتے ہیں کہ مجھے اب جان شہداء کی قبور پر لے گئے، وہاں فرمایا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۔تو قبر سے جواب ملا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا عَبْدَ اللهِ، شرح الصدور ص ۸۸۔ یونہی حضرت عمرؓ متقی نوجوان کی قبر پر جا کر قبر والے سے پوچھا یافلاں "وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ "تو نوجوان نے قبر کے اندر ہی سے جواب دیا "يَا عُمَرُ قَدْ أَعْطَانِيهَا رَبِّي فِي الْجَنَّةِ مَرَّتَيْنِ" دیکھو شرح الصدور ص ۸۹۔ اسی طرح علامہ سیوطیؒ انیس الجلیس میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظمؒ اپنی قبر سے حضرت خضرؑ کو سالہا شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کا سبق دیتے رہے ہیں۔

شرح الصدور ص ۸۷ پر ہے، قبروں سے قرآن پاک پڑھنے کی آواز سنی گئی۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۷ پر ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْتَسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَءُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي ۔حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ بعض اصحاب رسول اللہ ﷺ نے قبر پر خیمہ لگایا جبکہ وہ نہ جانتے تھے کہ یہاں پر قبر ہے۔ اچانک وہاں اسی قبر میں انسان (قرآن پاک) سورۃ تبارک الذی پڑھ رہا ہے۔ سرالاسرار میں پیران پیر شہنشاہِ بغداد نے یوں فرمایا! قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُونَ لَا يَمُوتُونَ بَلْ يَنْتَقِلُونَ مِنْ دَارِ الْفَنَاءِ إِلَى دَارِ الْبَقَاءِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْلِيَاءُ

Marfat.com

يُصَلُّوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَمَا يُصَلُّوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ۔
یعنی مومنین مرتے نہیں بلکہ دارِ فنا سے دارِ بقا کو رحلت کر جاتے ہیں۔ نیز انبیاء و اولیاء اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں جس طرح اپنے گھروں میں پڑھتے ہیں۔

خبردار!

بعض لوگ قرآن پاک سے وہ آیات جو بتوں کی حق میں نازل ہوئی تھیں پڑھ کر انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کر کے نبیوں اور ولیوں کو بتوں جیسا عاجز ثابت کرنے کی ناحق کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں جگہ جگہ خدا تعالیٰ نے من دون اللہ سے مدد مانگنا اور ان کو پکارنا، ایسے معاملات سے منع فرمایا ہے۔ انہیں ذرا یہ سوچنا چاہیے کہ من دون اللہ سے تو مراد وہی غیر اللہ ہیں جن کو مشرکین خدا تعالیٰ کا شریک اعتقاد رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کا ذکر فرما کر زعم مشرکین کی تردید فرمائی نہ کہ نبی اور ولی ہیں۔ کیونکہ انبیاء اور اولیاء کا تصرف باذن اللہ ہوتا ہے۔ ان کو خدا تعالیٰ کا شریک تصور نہیں کیا جاتا بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ عبد ہیں۔ معبودِ حقیقی صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات والا صفات ہے ان کا تصرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اولیاء اور انبیاء کے خداداد کمالات، معجزات یا کرامات تصرفات وغیرہ کا انکار کر کے اس کو توحید کہنا یہ سراسر خیانت ہے بلکہ "اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً" کی تردید کے مترادف ہے بیشک اللہ تعالیٰ عجز سے پاک ہے وہ قادر مطلق ہے۔ انسان کامل کے لیے کمالات عطا فرما سکتا ہے۔ عقل پرست دنیا کو جب اللہ تعالیٰ نے اتنا کمال عنایت فرما دیا ہے کہ وہ ہوا میں اڑ رہے ہیں اور دُور کی باتیں سن رہے ہیں اور دُور دراز جگہ پر بیٹھنے والے کو دیکھ رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس میں شرک بھی نہیں اور اس سے انکار بھی نہیں حتیٰ کہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر شیاطین دور سے دیکھ لیں تو حق ہے کیونکہ قرآن شاہد ہے اِنَّهٗ يَرٰكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۔ اگر روحانی ترقی پذیر

Marfat.com

انسان کے لیے اللہ تعالیٰ ایسے کمالات عنایت فرمادے تو کیونکر شرک ہوگا۔ اگر غیر اللہ کے لیے اس کا ماننا شرک ہے تو مادی دنیا کے لیے کیوں حاصل ہیں جبکہ یہ اوصاف خاصہ خداوندی ہیں۔ مادی دنیا کے لیے ایسے کمالات کا وجود اس حکم کا مقتضی ہے کہ یہ اوصاف اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے عنایت فرمادیتا ہے۔ یقین کرنا چاہیے کہ من دون اللہ سے مراد بت ہی ہیں اور اسی طرح سلف اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا اعتقاد تھا۔ دیکھو آیت اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ میں مفسرین نے لفظ من دون اللہ کی تفسیر میں بت ہی فرمایا ہے۔ حوالہ کے لیے حسب ذیل تفسیریں ملاحظہ فرمائیے۔ تفسیر ابن عباس ص ۲۱۱ پر سید المفسرین صحابی رسول من دون اللہ کی تفسیر یوں بیان فرما کر قیامت تک کے آنے والے مسلمانوں کے لیے راہنمائی فرمادی ہے۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنَ الْاَوْثَانِ یعنی بتوں میں سے۔

اسی طرح حسب ذیل تفسیروں کے مندرجہ صفحات پر مطالعہ فرمائیں۔ تو حق واضح ہو جائے گا۔ روح البیان ص ۶۱، ج ۶ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ يَعْنِي الْاَصْنَامَ الَّتِيْ تَعْبُدُوْنَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وہ بت ہیں جنہیں اے مشرکین! تم پوجتے ہو۔ جلالین، تفسیر خازن ص ۲۲، ج ۵، تفسیر قرطبی ص ۹۷، ج ۱۲، تفسیر مظہری ص ۳۴۱، ج ۳، درمنشور ص ۳۷۰، جلد ۴ میں مفسرین کرام نے من دون اللہ کا ترجمہ بت ہی کیا ہے۔ لہٰذا من دون اللہ سے انبیاء یا اولیاء مراد لینا مفسرین، صالحین، اسلاف اور صحابہ کرام کی رائے کے خلاف ہوگا۔

تفسیر القرآن بالقرآن

قرآن پاک پارہ سترہ میں اللہ تعالیٰ نے من دون اللہ کے بارہ صراحتہً کچھ تفصیل سے ذکر فرمایا ”اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ“ جن من دون اللہ کو اے غارتم

Marfat.com

پکارتے ہو من دون اللہ تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ من دون اللہ کبھی ایک مکھی تک بھی پیدا کرنے کے مجاز نہیں اور نہ کر سکتے ہیں اب قابل سوچ یہ بات ہے کہ انبیاء بھی اگر من دون اللہ کی شمار میں ہوتے تو کچھ بھی معجزہ کی حیثیت سے پیدا کرنے کے مجاز نہ ہوتے مگر اللہ تعالیٰ نے پارہ سوم میں حضرت عیسیٰ کے معجزات کا ذکر فرماتے ہوئے اس معجزہ کا ذکر بھی فرمایا ''اَنِّی اَخْلُقُ لَکُم مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ ''یعنی میں تمہارے ہاں مٹی سے پرندہ شکل کا پیدا کرتا ہوں۔ اس میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے اذن (اجازت) سے پرندہ اڑنے والا بن جائے گا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام نے پرندہ بنا کر اظہار معجزہ فرما دیا تو معلوم ہوا کہ انبیاء کو من دون اللہ (بتوں) کی شمار میں شامل کرنا خیانت ہے۔ انبیاء کے تصرفات باذن اللہ ہوتے ہیں نہ کہ من دون اللہ یہ تصرفات انبیاء معجزات کہلاتے ہیں اور اولیاء کے تصرفات بھی باذن اللہ ہوتے ہیں جو کرامات کہلاتے ہیں۔

☆☆☆☆

Marfat.com

تتمۃ الکلام فی طلب الشیخ والامام

جاننا چاہیے کہ طریقہ مسنونہ اور ارشادات قرآنی اور تبلیغ محبوبِ لاثانی اس پر شاہد ہے کہ دنیا میں شیخ طریقت، امام سلوک کی طلب بے حد ضروری ہے۔ حتیٰ کہ بے پیر فلاح دارین سے بھی محروم ہو سکتا ہے۔

ارشاداتِ رحمانی

آیت 1: کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ ۔علامہ اسمٰعیل حقیؒ اس آیہء کریمہ کی تفسیر میں رقمطراز یوں ہے کہ "فَاسْعَ یَا بُنَیَّ فِیْ طَلَبِ شَیْخٍ یُرْشِدُکَ" روح البیان ص ۵۳۲، جلد ۳، یعنی شیخ کامل جو تمہیں رہنمائی کرے اس کی تلاش کے لیے مکمل کوشش کر۔

آیت 2: یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ط عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِاِمَامِ زَمَانِهِمُ الَّذِیْ دَعَاهُمْ فِی الدُّنْیَا اِلٰی ضَلَالَةٍ اَوْ هُدًی هٰکَذَا فِیْ مَعَالِمِ التَّنْزِیْلِ ۔(ترجمہ) کہ جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے اس پر حضرت سعید ابن جبیرؓ حضرت ابن عباسؓ سے یوں روایت فرماتے ہیں کہ اس امام سے مراد ان کے ہم زمان امام ہے جو ان کو نیکی یا برائی کی طرف دعوت دیتا تھا اور اسمٰعیل حقیؒ روح البیان ص ۲۱، جلد ۹ پر فرماتے ہیں یَقُوْلُ الْفَقِیْرُ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ سُنَّةُ الْمُبَایَعَةِ وَاَخْذِ التَّلْقِیْنِ مِنَ الْمَشَائِخِ الْکِبَارِ ۔یعنی اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیعت قبول کرنا اور مشائخ کبار سے تلقین حاصل کرنا سنت ہے

قَالَ اَبُوْ یَزِیْدَ الْبَسْطَامِیْ قُدِّسَ سِرُّهٗ مَنْ لَّمْ یَکُنْ لَهٗ اُسْتَاذٌ فَاِمَامُهُ الشَّیْطَانُ روح البیان ص ۲۲، جلد ۹ ۔یعنی حضرت ابو

Marfat.com

یزید بسطامی فرماتے ہیں کہ جس کا استاد اور رہبر نہیں اس کا رہبر شیطان ہے۔

آیت3: وَ ابْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ۔یعنی وصول الی اللہ کے لیے وسیلہ طلب کرو۔علامہ اسمٰعیل حقی اس کی تفسیر میں رقمطراز ہیں وَ اعْلَمْ اَنَّ الْاٰیَة صَرَّحَتْ بِالْاَمْرِ بِابْتِغَاءِ الْوَسِیْلَةِ وَ لَا بُدَّ مِنْهَا اَلْبَتَّةَ فَاِنَّ الْوُصُوْلَ اِلَی اللّٰهِ لَا یَحْصُلُ اِلَّا بِالْوَسِیْلَةِ وَ هِیَ عُلَمَاءُ الْحَقِیْقَةِ وَ مَشَائِخُ الطَّرِیْقَةِ ۔

یعنی وسیلہ طلب کرنے کی بابت اس آیت میں صراحۃ امر واقع ہے۔اس لیے وسیلہ طلب کرنا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنا وسیلہ کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہوتا۔پھر یہ وسیلہ علمائے ربانی اور مشائخ طریقت ہی ہیں۔

اسی طرح بقول شاہ عبدالرحیم کہ وسیلہ سے مراد فقط مرشد ہی ہے نہ ایمان، نہ اعمال صالحہ، نہ جہاد۔تفسیر عزیزی۔مولوی اسمٰعیل دہلوی بھی لکھتا ہے کہ بیشک مرشد اللہ تعالیٰ کے راستے کا وسیلہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَ ابْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ''پس حقیقی نجات کے لیے مجاہدہ سے مرشد کا ڈھونڈنا ضروری ہے۔رہبر کے سوا راستہ پالینا نہایت کم یاب اور نادر ہے۔ھکذا فی صراط المستقیم ،ص۹۵،۹۶۔مولوی اشرف علی تھانوی بوادر النوادر ص۷۸۶ پر لکھتے ہیں کہ بدون شیخ کے مقصود کا حاصل ہونا عادۃ متعذر ہے۔امیر الکونین حضرت سلطان باہوؒ ص۱۳۱،علماء پر فرض عین ہے کہ اولیاء اللہ مرشد سے تلقین حاصل کریں اور دست بیعت کریں''وَ ابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ''۔

امام شعرانی نے لواقح انوار القدسیہ میں جگہ جگہ ضرورت شیخ پر زور دیا ہے۔

''کچھ اجمالی دلائل''

آیت نمبر1 وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ یعنی جو لوگ میری راہ پر آنے والے ہیں ان کی اتباع کر۔

Marfat.com

آیت نمبر 2 وَ ابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ یعنی اللہ کی طرف وسیلہ طلب کرو۔

آیت نمبر 3 وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ یعنی جو لوگ رب تعالیٰ کی یاد کرتے رہتے ہیں اپنے آپ کو ان کی معیت میں رکھو۔

آیت نمبر 4 كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ یعنی سچوں کے ساتھ مل جاؤ۔

آیت نمبر 5 اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ بے شک جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں گویا وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

فرامین صاحب قاب قوسین

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَام تَبَایَعُوْنِی۔ (مسلم شریف)

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بِنْ عُمَرَ یَقُوْلُ كُنَّا نُبَایِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ۔ مسلم ص ۱۳۱، جلد۲۔ یعنی حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے اطاعت کے لیے بیعت کیا کرتے تھے۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم بَایَعَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بِنْ عَبَّاس وَعَبْدُ اللّٰهِ بِنْ جَعْفَرَ وَهُمْ صِغَارٌ لَمْ یَبْلُغُوْا۔ جمع الفوائد ص ۲۳، جلد ا۔ یعنی حضرت حسنؓ اور حسینؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ کو حضور کریم ﷺ نے بیعت فرمائی جبکہ یہ بچے تھے اور بالغ بھی نہ تھے۔

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا شَیْخَ لَهٗ فَشَیْخُهُ الشَّیْطَانُ۔ مناقب المحبوبین ص ۳۶۵، فرمایا رسول ﷺ نے جس کا شیخ کامل نہیں اس کا شیخ شیطان ہے۔ قَالَ الشَّیْخُ اِسْمٰعِیْلُ بِنْ سَوْدَگِیْنْ فِی شَرْحِ التَّجَلِّیَاتِ الْاَكْبَرِیَهْ قُدِّسَ

Marfat.com

سِرُّهُمَا الْمُبَایِعُوْنَ ثَلٰثَةٌ الرُّسُلُ وَ الشُّیُوْخُ الْوَرَثَةُ وَ السَّلَاطِیْنُ ۔ (ہٰذا کافی روح البیان ص ۲۱، جلد ۲)۔

یعنی شیخ اسمٰعیل بن سودکین شرح تجلیات میں یوں فرماتے ہیں کہ بیعت کرنے والے تین ہیں۔ رسول اللہ اور مشائخ طریقت اور سلاطین۔ تعلق بیعت رضوان تو سبحان اللہ حق کہ بزرگان دین اور اولیاء اللہ اور مشائخ عظام سے محبت رکھنا بھی نجات کا سبب ہے کیونکہ ہادی کائنات، فخر موجودات امام الانبیاء والمرسلین ﷺ نے یوں فرمایا، دیکھو مسلم شریف ص ۳۳۲۔ عَنْ عَبْدُ اللّٰہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَ لَمَّا یَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

یعنی ایک شخص نے سرور کائنات ﷺ سے عرض کی، کیا حکم ہے اس شخص کی بابت جس نے کسی قوم سے محبت کی اور ان سے ملحق بھی نہ ہو سکا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جس بیعت کا ذکر قرآن وحدیث میں ہے وہ فقط جہاد یا ہجرت کی بیعت تھی نہ کہ طریقت کی۔ اس وہم کے ازالہ ورفع کے لیے مسلم شریف کی ایک حدیث ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

عَنْ مَجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدِ السُّلَمِیْ قَالَ جِئْتُ بِاَخِیْ اَبِیْ مَعْبَدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَایِعْهُ عَلَی الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا قُلْتُ فَبِاَیِّ شَیْءٍ تُبَایِعُهٗ قَالَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ الْجِهَادِ وَ الْخَیْرِ ط ۔ (مسلم شریف

Marfat.com

ص ۱۳۰، جلد ۲)

یعنی مجاشع بن مسعود اپنے بھائی ابی معبد کو حضور ﷺ کی خدمت میں بیعت علی الہجرت کے لیے لے گیا تو آپ نے فرمایا ہجرت گزر گئی تو مجاشع نے عرض کی اب بیعت کس چیز پر ہوگی۔ فرمایا، اسلام جہاد اور نیکی کرنے پر ہوگی۔

معلوم ہوا بیعت فقط جہاد یا ہجرت کے لیے نہیں بلکہ نیکی اور خیر کے لیے بھی تھی۔

نیز بیعت میں مرشد کامل کا ہاتھ پکڑنا بھی ضروری ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اسی طرح ہے جس کی شہادت قرآنِ پاک میں یوں ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ حضرت رومی فرماتے ہیں۔

پیر راہگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فتاویٰ افریقیہ ص ۱۲۳ پر سوال نمبر ۸۳، ۸۴ میں اسی مضمون پر مشتمل ایک جامع فتویٰ تحریر فرماتے ہیں

سوال: اگر زید کا پیر و مرشد نہ ہو تو وہ فلاح پائے گا یا نہیں اور اس کا پیر و مرشد شیطان ہوگا یا نہیں کیونکہ تمہارا رب عزوجل حکم کرتا ہے وَ ابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

جواب: ہاں اولیائے کرام قدس اللہ اسرارہم کے ارشاد سے دونوں باتیں ثابت ہیں اور عنقریب ہم ان دونوں کو قرآن عظیم سے استنباط کریں گے۔ ایک یہ کہ بے پیر فلاح نہیں پائے گا۔ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہٗ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں سَمِعْتُ کَثِیْرًا مِنَ الْمَشَائِخِ یَقُوْلُوْنَ مَنْ لَّمْ یَرَ مُفْلِحًا لَا یُفْلِحُ۔ یعنی جس نے مفلح نہیں پایا وہ فلاح نہیں پائے گا۔

دوسرے یہ کہ بے پیر کا پیر شیطان ہے، عوارف شریف میں ہے رُوِیَ

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ یَزِیْدَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ لَہٗ اُسْتَاذٌ فَاِمَامُہٗ الشَّیْطَانُ ۔ یعنی جس کا استاذ نہیں اس کا امام شیطان ہوگا۔ رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے یَجِبُ عَلَی الْمُرِیْدُ اَنْ یَتَاَدَّبَ بِشَیْخٍ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اُسْتَاذٌ لَہٗ لَا یُفْلِحُ۔

یعنی مرید پر واجب ہے کہ وہ شیخ سے ادب حاصل کرے، اگر اس کا رہبر نہ ہوگا تو کبھی فلاح نہیں پائے گا۔

ھٰذَا مَا عِنْدِیْ مِنَ الْجَوَابِ
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ اَحْکَمُ بِالصَّوَابِ

حرفِ آخر

عقیدت مند صاحب ارادت مریدین وغیرہ کی روایات حضرت شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و عملی مقامات کے بارے تو حد حصر سے زائد ہیں ہم ایک دیوبندی مکتب فکر کے عالم اجل جو حضرت شاہجمالی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد مولانا محمد موسیٰ صاحب فارغ التحصیل دیوبند کے شاگرد ہیں حضرت شاہجمالی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے علمی مقامات پر استبصار کرنے پر وہ اپنے ایک مکتوب میں حضرت کے حق میں یوں لکھتے ہیں کہ حضرت کی علمی قوت کا لوہا ان کے ہمعصر علماء، فضلاء، مانتے اور رطب اللسان رہے ہیں۔ حضرت استاذیم صاحب برائے زیارت شاہ جمالی تشریف لے جاتے تو عاجز کو بھی رفاقت اور خدمت کا شرف عطا فرماتے اور اپنی معیت میں بندہ کو لطف اندوز فرماتے۔ ایک دفعہ مابین اسباق کسی ادق مقام پر بحث و تمحیص کا سلسلہ چل پڑا اور منتہی طالب علم جو اطراف واکناف بعیدہ سے آئے ہوئے ہوتے تو جوش میں آکر فرمایا کہ مجھے تو ایسی ہستی کا تلمذ حاصل ہے جس کے پاس طلباء کا جمگھٹا رہتا اور وقت کی کمی کے سبب دعوت کے موقع پر سواری کی حالت میں طالب علم متن متین اور عبدالغفور بمعہ حاشیہ عبدالحکیم اور مطول جیسی کتابوں کو چلتے چلتے عبارت کا متن پڑھتا اور حضرت

Marfat.com

صاحب تقریر فرماتے جاتے۔ اردگرد طلباء کا جم غفیر سنتا اور اعتراض عبارت اور ردِ نور محمد مدقق فرماتے جاتے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نحو اور معانی کے علوم کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے۔ سیبویہ وخلیل وغیرہ آئمہ نحو کے خیالات بیان فرمانے کے بعد اپنی رائے بطور محاکمہ پیش فرماتے تو وجد کی صورت پیدا ہو جاتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات ذہنی نہیں، کسبی نہیں، آپ ایک فعال عالم تھے نہ کہ قوال (خاکپائے بزرگان درمحمد شاہ عفی اللہ عنہ)۔

تقریظ

از غزالی، زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد: اس میں شک نہیں کہ اہلسنت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ''کرامات الاولیاء حق'' اولیاء اللہ کی کرامتیں حق ہیں لیکن اس دور پرفتن میں غلو سے بھی کام لیا گیا ہے اور بعض غیر ثابت واقعات کو اولیاء کرام کی طرف فرط عقیدت کی بناء پر بغیر تحقیق کے منسوب کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ غلو سے محفوظ فرمائے۔ اس کے برعکس اس زمانہ میں ایسے لوگ بھی اہلسنّت ہونے کے مدعی پائے جاتے ہیں جنہوں نے سرے سے کرامات اولیاء ہی کا انکار کر دیا۔ اس افراط وتفریط کے باعث ایک فتنہ برپا ہے۔ مولانا محمد اکرم صاحب شاہ جمالی نے اثبات کرامات اولیاء کے عنوان پر اہلسنّت کے مذہب کی تائید میں نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ مفید معلومات جمع کر دی ہیں جو قارئین کرام کے لیے انشاء اللہ علمی اضافہ کا موجب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ مولف موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس تالیف کو قبول عام کا شرف عطا کرے۔ (آمین) سید احمد سعید کاظمی ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۹۶ھ۔

تقریظ: فقیر حضرت علامہ غزالی دوراں دامت برکاتہم العالیہ کی تحریر سے مکمل اتفاق

Marfat.com

کرتا ہے۔ فقیر محمد شریف غفرلہ مظہر العلوم ملتان شریف ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۹۶ھ۔

تقریظ: رسالہ ہذا میں ضرورت شیخ اور اثبات کرامات کے موضوع کو مسلک حقہ اہلسنت کے عین مطابق ہے۔

مشتاق احمد عفی عنہ: صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم ملتان۔

شجرہ طیبہ

كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ

از رشحات قلم

فصیح اللسان حضرت علامہ ابوالحسان محمد رمضان گلشن صاحب چشتی خطیب مرکزی جامع مسجد مینار رضا چوکی۔

(1) یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

(2) یار غارؓ و عمرؓ و عثمانؓ، مرتضیٰ کے واسطے
کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

(3) حسن بصری، عبد واحد شہ فضیل و ابراہیم
شہ سدید الدین پیر راہنما کے واسطے

(4) حضرت ممشاد، ابو اسحاق، ابی احمد ولی
بو محمد شیخ مقبول خدا کے واسطے

(5) بو یوسف، حضرت مودود و خواجہ زندنی حبیب
عثمان ہارونی و ثانی باحیا کے واسطے

Marfat.com

(6) شہ معین الدین خواجہ شیخ قطب الدین قطب
حضرت بابا فرید الدین ضیاء کے واسطے

(7) شہ نظام الدین، نصیر الدین کمال الدین پیر
شہ سراج الدین سراج الاولیاء کے واسطے

(8) شیخ علم الدین محمود اور جمال الدین جمن
شہ حسن خواجہ محمد پیشوا کے واسطے

(9) یحییٰ مدنی اور کلیم اللہ، نظام الدین دوم
خواجہ فخر الدین شہنشاہ دلربا کے واسطے

(10) خواجہ نورِ محمد اور جمال اللہ پیر
حضرت خواجہ خدا بخش اولیاء کے واسطے

(11) اور عبید اللہ، خواجہ عبدالرحمن شیخ دیں
با خدا و با وفا و راہنما کے واسطے

(12) مولانا فیض محمد شاہ جمالی شیخ حق
عارف باللہ کامل پیشوا کے واسطے

(13) صدقہ یٰسین و اکرم اور اعظم کے طفیل
بخش کر مولا جمیع اولیاء کے واسطے

(14) اس چمن کی ہر کلی کو گلتر و شاداب رکھ
خواجگان چشتیہ حق نما کے واسطے

☆☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اسلام کے لیے اسلامیات .... اور .... اسلامیات کے لیے

شاہ جمالی ٹرسٹ تعلیم الاسلام

۱) دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ
فیض آباد شریف مانہ احمدانی تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان

۲) جامعہ فیض الاسلام کراچی روڈ بائی پاس۔ڈیرہ غازی خان

۳) جامعہ فخر الاسلام چشت نگر کوئٹہ روڈ نزد ریکٹ فیکٹری ڈیرہ غازی خان

۴) جامعہ نور الاسلام کوٹھی سنانواں میانوالی روڈ۔ مظفر گڑھ

۵) جامعہ غوثیہ مسجد محبوب جمال تریموں روڈ۔ فورٹ منرو

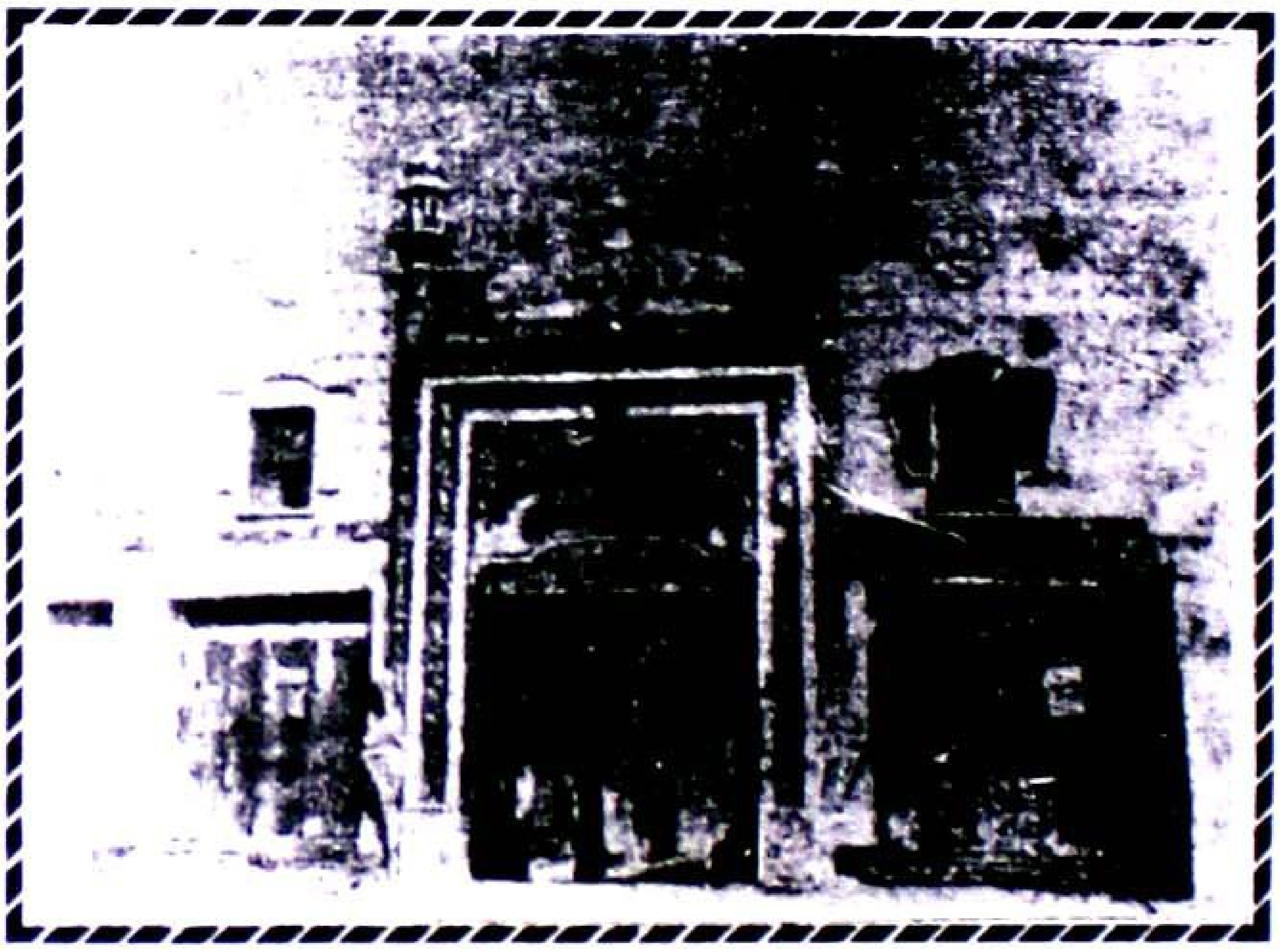

دارالعلـــــــــوم نمبر ۱، ۲ میں جمیع علوم وفنون اسلامیہ وعربیہ مثلاً حدیث، تفسیر فقہ، صرف، نحو، منطق، فلسفہ، عقائد، ادب، معانی، بدیع، بیان کے علاوہ قرآن پاک حفظ وناظرہ تجوید کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔

Marfat.com

تعارف مؤلف کتاب

فقید المثال، یگانہ روزگار، اسوۂ رسول ہاشمی ﷺ کا کامل نمونہ جن کی زندگی کا ہر لمحہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہے۔ جنہوں نے اپنی کامل حیات تعلیم و تعلم، درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور تبلیغ اسلام کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ بچپن سے ہی پدر بزرگوار کی وفات حسرت آیات سے سرپرستی ختم ہوگئی۔ مربی اعلیٰ، مشفق اعظم کی جدائی ایک ناقابل برداشت المیہ تھا۔ ان تمام حالات کے باوجود علم و عمل زہد و فقر میں وہ مقام حاصل کیا جو آباواجداد کے آثار کی عکاسی کرتا ہے۔ جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آفتاب نیم روز سے زیادہ منور ماہ تابناک سے زیادہ روشن ہے۔

خاندان

آپ کا سلسلہ نسب سرزمین شاہ جمالؒ کے معروف بزرگ عالم فقیہ و محدث اعظم حضرت خواجہ شیخ محمد نور الدینؒ سے ملتا ہے۔ حضرت خواجہ پیر محمد اکرم شاہ جمالی ابن حضرت شیخ الاسلام والمسلمین استاد العارفین خواجہ فیض محمد شاہ جمالی ابن رہبر حقیقت و معرفت حضرت خواجہ الشیخ محمد نور الدین شاہ جمالی نور اللہ مرقد ہما۔ حضرت ثانی ۱۹۱۸ء کے آخر میں قصبہ شاہ جمال سے منتقل ہو کر مختلف مقامات پر تبلیغی و تدریسی خدمات سرانجام فرماتے رہے۔ قصبہ سندیلہ شریف کی پیاسی عوام کو اپنے بحر کرامت سے سیراب فرمایا۔ روایت قدیمہ کو برقرار فرماتے ہوئے رشد و ہدایت، درس و تدریس اور تبلیغ اسلام کا وہ چراغ جس کو آپ کے آباواجداد نے فروزاں کیا تھا۔ انھوں نے اپنے خون جگر، سوز قلب سے روشن کیا۔

ولادت و تربیت

۲۴ جمادی الآخر بوقت صبح صادق ۱۳۵۹ھ بروز سوموار قصبہ سندیلہ شریف میں

Marfat.com

آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ولادت کے تین سال بعد حضرت کے والد گرامی دارِ فنا سے منتقل ہو کر داغِ مفارقت دیتے ہوئے واصل باللہ ہوئے۔ حضرت ثانی کے مطمع نظر جگر گوشہ، قلب وجگر کی تربیت والدہ صاحبہ کے سپرد ہوئی۔ گلستان شاہ جمالی کا یہ نونہال پھول اس خوش خلق پاک طینت کنیز کے زیر تربیت رہا۔ جس کے مقدس اثرات نے آج ان کو رشکِ مہر و ماہ بنا دیا۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل فرمائی۔ بعد ازاں مختلف جید علماء سے شرف تلمذ حاصل کرتے رہے، تکمیل کے لیے حضور غزالیِ زماں، رازیِ دوراں کی خدمت عالیہ میں جا کر دورۂ حدیث شریف کر کے درجۂ اولیٰ میں سندِ فراغت حاصل کی۔

تصنیف و تالیف

حضرت کے رشحات قلم سے متعدد تالیفات معرض وجود میں آ چکی ہیں۔ ارم القواعد، فیض شاہ جمالی، معمولات شاہ جمالی، فیوضات شاہ جمالی، العتاب لمنکر الدعا بعد صلوۃ الجنازۃ، ارشاد العالمین فی بیان بدعۃ الصالحین، شجرہ طیبہ وغیرہ۔

اللّٰهم بارک فی عمره و علمه و عمله بجاه
نبیک الامین علیه افضل الصلاة و التسلیم

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت پیر محمد اکرم شاہ جمالی

کی مصنفہ قواعدِ فارسیہ پر جامع کتاب

اکرم القواعد

اور آمد نامہ شاہ جمالی

طلبا کے لیے گرانقدر اور بہترین تحفہ ہے۔

استفادہ کے لیے اوّلین فرصت میں طلب فرما کر مطالعہ کریں۔

ملنے کا پتہ

صاحبزادہ فیض محمد شاہجمالی

دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ فیض آباد شریف، مانہ احمدانی

ضلع ڈیرہ غازی خان۔فون 0641-344045,344787

Marfat.com

Marfat.com

پیر محمد اکرم شاہ جمالی

کی محققانہ تصانیف

فارسی قواعد پر مختصر رسالہ
بدیع الاجمال

نماز ادعیہ ماثورہ اور وظائف
معمولات شاہ جمالی

فارسی سے عربی اردو اور سرائیکی ترجمہ کا
آمد نامہ شاہجمالی

قواعد و قوانین فارسی پر جامع کتاب
اکرم القواعد

ضرورت شیخ، آداب شیخ، تواریخ اعراس بزرگان سلسلہ چشتیہ پر مشتمل
سلسلہ چشت اہل بہشت

فرائض وضو غسل نماز وغیرہ اور دائمی اوقات نماز
میقات الصلوۃ والصیام

فوائد نماز، قبر و آخرت کا چراغ
قندیل ایمان

نماز روزہ اور زکوۃ کے مسائل پر مدلل کتاب
فیوضات شاہ جمالی

بدعت کی شرعی تعریف قرآن و حدیث کی روشنی میں
ارشاد العاملین فی بدعات الصالحین

العتابہ لمنکر الدعا بعد صلوۃ الجنازہ

7626

ملنے کا پتہ **مکتبہ جمالِ کرم** 9۔ مرکز الاویس، دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 92-42-7324948 Mobile:0300-4205906

Marfat.com